Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مجموعہ کلام اُردو

معہ اضافہ جدید کلام

بانگِ درا

معہ فرہنگ

از

اقبال

(رتن پریس دہلی)

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

••स्कैन्ड/ Scanned••

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مجموعۂ کلام اُردُو

معہ اضافہ جدید کلام

بانگِ درا

معہ فرہنگ

اقبالؔ

(رتن پریس دہلی)

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

فہرست

شمار	نظم	صفحہ	شمار	نظم	صفحہ
	حصۂ اول (۱۹۰۵ء تک)	۰	۱۷	آفتاب (ترجمہ گایتری)	۲۸
۱	ہمالہ	۳	۱۸	شمع	۳۰
۲	گلِ رنگین	۴	۱۹	ایک آرزو	۳۳
۳	عہدِ طفلی	۷	۲۰	آفتابِ صبح	۳۵
۴	مرزا غالب	۸	۲۱	دردِ عشق	۳۷
۵	ابرِ کوہسار	۱۰	۲۲	گلِ پژمردہ	۳۸
۶	ایک مکڑا اور مکھی	۱۱	۲۳	سیّد کی لوحِ تربت	۳۹
۷	ایک پہاڑ اور گلہری	۱۴	۲۴	ماہِ نو	۴۱
۸	ایک گائے اور بکری	۱۵	۲۵	انسان اور بزمِ قدرت	۴۲
۹	بچے کی دعا	۱۸	۲۶	پیامِ صبح	۴۴
۱۰	ہمدردی	۱۹	۲۷	عشق اور موت	۴۵
۱۱	ماں کا خواب	۲۰	۲۸	زاہد اور رندی	۴۷
۱۲	پرندے کی فریاد	۲۱	۲۹	شاعر	۴۹
۱۳	خفتگانِ خاک سے استفسار	۲۳	۳۰	دل	۵۰
۱۴	شمع و پروانہ	۲۵	۳۱	موجِ دریا	۵۱
۱۵	عقل و دل	۲۶	۳۲	رخصت اے بزمِ جہاں!	۵۲
۱۶	صدائے درد	۲۷	۳۳	طفلِ شیرخوار	۵۵

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

شمار	نظم	صفحہ
۳۴	تصویرِ درد	۵۸
۳۵	نالۂ فراق	۷۰
۳۶	چاند	۷۲
۳۷	بلالؓ	۷۴
۳۸	سرگذشتِ آدم	۷۶
۳۹	ترانۂ ہندی	۷۷
۴۰	جگنو	۷۸
۴۱	صبح کا ستارہ	۸۰
۴۲	ہندوستانی بچوں کا قومی گیت	۸۲
۴۳	نیا شوالہ	۸۳
۴۴	داغ	۸۵
۴۵	ابر	۸۷
۴۶	ایک پرندہ اور جگنو	۸۸
۴۷	بچہ اور شمع	۸۹
۴۸	کنارِ راوی	۹۱
۴۹	التجائے مسافر	۹۲
۵۰	غزلیات	۹۵–۱۰۸
	حصہ دوم ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک	
۵۱	محبت	۱۱۰
۵۲	حقیقتِ حسن	۱۱۱
۵۳	پیام	۱۱۲
۵۴	سوامی رام تیرتھ	۱۱۳
۵۵	طلبۂ علی گڑھ کالج کے نام	۱۱۴
۵۶	اخترِ صبح	۱۱۵
۵۷	حسن و عشق	۱۱۶
۵۸	..... کی گود میں بلی دیکھ کر	۱۱۷
۵۹	کلی	۱۱۸
۶۰	چاند اور تارے	۱۱۹
۶۱	وصال	۱۲۰
۶۲	سلیمیٰ	۱۲۲
۶۳	عاشقِ ہرجائی	۱۲۳
۶۴	کوششِ ناتمام	۱۲۵
۶۵	نوائے غم	۱۲۶
۶۶	عشرتِ امروز	۱۲۷
۶۷	انسان	۱۲۸
۶۸	جلوۂ حسن	۱۲۹
۶۹	ایک شام	۱۳۰
۷۰	تنہائی	۱۳۱
۷۱	پیامِ عشق	۱۳۱
۷۲	فراق	۱۳۳

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

شمار	نظم	صفحہ	شمار	نظم	صفحہ
۷۳	عبدالقادر کے نام	۱۱۴	۹۲	سیرِ فلک	۱۸۴
۷۴	صقلیہ	۱۳۵	۹۳	نصیحت	۱۸۶
۷۵	غزلیات	۱۳۷ تا ۱۴۵	۹۴	رام	۱۸۷
	حصہ سوم (۱۹۰۸ء سے ....)		۹۵	موٹر	۱۸۸
۷۶	بلادِ اسلامیہ	۱۴۸	۹۶	انسان	۱۸۹
۷۷	ستارہ	۱۵۰	۹۷	خطاب بہ جوانانِ اسلام	۱۹۰
۷۸	دو ستارے	۱۵۱	۹۸	غرّۂ شوال یا ہلالِ عید	۱۹۱
۷۹	گورستانِ شاہی	۱۵۲	۹۹	شمع اور شاعر	۱۹۳
۸۰	نمودِ صبح	۱۵۸	۱۰۰	مسلم	۲۰۸
۸۱	تضمین بر شعر انیسی شاملو	۱۵۹	۱۰۱	حضور رسالت مآبؐ میں	۲۱۰
۸۲	فلسفۂ غم	۱۶۰	۱۰۲	شفاخانہ حجاز	۲۱۱
۸۳	پھول کا تحفہ عطا ہونے پر	۱۶۳	۱۰۳	جوابِ شکوہ	۲۱۲
۸۴	ترانۂ ملی	۱۶۴	۱۰۴	ساقی	۲۲۵
۸۵	وطنیت	۱۶۵	۱۰۵	تعلیم اور اس کے نتائج	〃
۸۶	ایک حاجی مدینے کے راستے میں	۱۶۵	۱۰۶	قربِ سلطان	۲۲۶
۸۷	قطعہ	۱۶۸	۱۰۷	شاعر	۲۲۷
۸۸	شکوہ	۱۶۹	۱۰۸	نویدِ صبح	۲۲۸
۸۹	چاند	۱۷۹	۱۰۹	دعا	۲۲۹
۹۰	رات اور شاعر	۱۸۰	۱۱۰	عید پر شعر لکھنے کی فرمائش کے جواب میں	۲۳۰
۹۱	بزمِ انجم	۱۸۲	۱۱۱	فاطمہ بنت عبداللہ	۲۳۱

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

شمار	نظم	صفحہ
۱۱۲	شبنم اور ستارے	۲۳۲
۱۱۳	محاصرۂ ادرنہ	۲۳۴
۱۱۴	غلام قادر رہیلہ	۲۳۵
۱۱۵	ایک مکالمہ	۲۳۷
۱۱۶	میں اور تو	۲۳۸
۱۱۷	تضمین بر شعر ابوطالب کلیم	۲۳۹
۱۱۸	شبلی و حالی	۲۴۰
۱۱۹	ارتقا	۲۴۱
۱۲۰	صدیق رض	۲۴۲
۱۲۱	تہذیبِ حاضر	۲۴۳
۱۲۲	والدہ مرحومہ کی یاد میں	۲۴۴
۱۲۳	شعاعِ آفتاب	۲۵۹
۱۲۴	عرفی	۲۶۰
۱۲۵	ایک خط کے جواب میں	۲۶۱
۱۲۶	نانک	۲۶۲
۱۲۷	کفر و اسلام	۲۶۳
۱۲۸	بلال رض	۲۶۴
۱۲۹	مسلمان اور تعلیم جدید	۲۶۵
۱۳۰	پھولوں کی شہزادی	۲۶۶
۱۳۱	تضمین بر شعر صائب	۲۶۷
۱۳۲	فردوس میں ایک مکالمہ	۲۶۸
۱۳۳	مذہب	۲۶۹
۱۳۴	جنگِ یرموک کا ایک واقعہ	۲۷۰
۱۳۵	مذہب	۲۷۱
۱۳۶	پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ	۲۷۲
۱۳۷	شبِ معراج	۲۷۳
۱۳۸	پھول	״
۱۳۹	شیکسپیئر	۲۷۵
۱۴۰	میں اور تو	۲۷۶
۱۴۱	اسیری	۲۷۸
۱۴۲	دریوزۂ خلافت	״
۱۴۳	ہمایوں	۲۷۹
۱۴۴	خضرِ راہ	۲۸۰
۱۴۵	طلوعِ اسلام	۲۹۵
۱۴۶	غزلیات	۳۰۸–۳۱۴
۱۴۷	ظریفانہ	۳۱۷ تا ۳۲۸

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

دیباچہ

از شیخ عبدالقادر بیرسٹرایٹ لا سابق مدیر مخزن

کسے خبر تھی کہ غالب مرحوم کے بعد ہندوستان میں پھر کوئی ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو اُردو شاعری کے جسم میں ایک نئی روح پھونک دیگا، اور جسکی بدولت غالب کا بینظیر تخئیل اور نرالا اندازِ بیان پھر وجود میں آئیں گے اور ادب اردو کے فروغ کا باعث ہوں گے۔ مگر زبان اردو کی خوش اقبالی دیکھئے کہ اس زمانے میں اقبال سا شاعر اسے نصیب ہوا۔ جس کے کلام کا سکہ ہندوستان بھر کی اردو داں دنیا کے دلوں پہ بیٹھا ہوا ہے اور جس کی شہرت روم و ایران بلکہ فرنگستان تک پہنچ گئی ہے۔

غالب اور اقبال میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ اگر میں تناسخ کا قائل ہوتا تو ضرور کہتا کہ مرزا اسد اللہ خاں غالب کو اردو اور فارسی کی شاعری سے جو عشق تھا۔ اس نے ان کی روح کو عدم میں جا کر بھی چین نہ لینے دیا اور مجبور کیا کہ وہ پھر کسی جسد خاکی میں جلوہ افروز ہو کر شاعری کے چمن کی آبیاری کرے۔ اور اور اس نے پنجاب کے ایک گوشہ میں جسے سیالکوٹ کہتے ہیں۔ دوبارہ جنم لیا،

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

اور محمد اقبال نام پایا۔

جب شیخ محمد اقبال کے والد بزرگوار اور ان کی پیاری ماں ان کا نام تجویز کر رہے ہوں گے تو قبول دعا کا وقت ہو گا کہ ان کا دیا ہوا نام اپنے پورے معنوں میں صحیح ثابت ہوا اور ان کا اقبال مند بیٹا ہندوستان میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر انگلستان پہنچا وہاں کیمبرج میں کامیابی سے وقت ختم کر کے جرمنی گیا اور علمی دنیا کے اعلیٰ مدارج طے کر کے واپس آیا۔ شیخ محمد اقبال نے یورپ کے قیام کے زمانے میں بہت سی فارسی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اور اس مطالعہ کا خلاصہ ایک محققانہ کتاب کی صورت میں شائع کیا۔ جسے فلسفۂ ایران کی مختصر تاریخ کہنا چاہیئے۔ اسی کتاب کو دیکھ کر جرمنی والوں نے شیخ محمد اقبال کو ڈاکٹر کا علمی درجہ دیا۔ سرکار انگریزی کو جس کے پاس مشرقی زبانوں اور علوم کی نسبت براہ راست اطلاع کے ذرائع کافی نہیں۔ جب ایک عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی شاعری نے عالمگیر شہرت پیدا کر لی ہے تو اس نے بھی ازراہِ قدردانی سر کا ممتاز خطاب انھیں عطا کیا۔ اب وہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے نام سے مشہور ہیں۔ لیکن ان کا نام جس میں یہ لطف خداداد ہے کہ نام کا نام ہے اور تخلص کا تخلص ان کی ڈاکٹری اور سری سے زیادہ مشہور اور مقبول ہے۔

سیالکوٹ میں ایک کالج ہے جس میں علمائے سلف کی یادگار اور ان کے نقش قدم پہ چلنے والے ایک بزرگ مولوی سید میر حسن صاحب علوم مشرقی کا درس دیتے ہیں۔ حال میں انہیں گورنمنٹ سے خطاب شمس العلما بھی ملا ہے۔ انکی تعلیم کا یہ خاصہ ہے کہ جو کوئی ان سے فارسی یا عربی سیکھے۔ اس کی طبیعت میں اس زبان کا صحیح مذاق پیدا کر دیتے ہیں۔ اقبال کو بھی اپنی ابتدائے عمر میں مولوی سید میر حسن سا استاد ملا۔ طبیعت میں علم ادب سے مناسبت قدرتی طور پہ موجود تھی۔ فارسی اور عربی کی تحصیل مولوی صاحب موصوف سے کی۔

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

سونے پہ سہاگہ ہو گیا۔ ابھی اسکول میں ہی پڑھتے تھے کہ کلام موزوں زبان سے نکلنے لگا۔ پنجاب میں اردو کا رواج اس قدر ہو گیا تھا کہ ہر شہر میں زباندانی اور شعر و شاعری کا چرچا کم و بیش موجود تھا۔ سیالکوٹ میں بھی شیخ محمد اقبال کی طالب علمی کے دنوں میں ایک چھوٹا سا مشاعرہ ہوتا تھا۔ اس کے لئے اقبال نے کبھی کبھی غزل لکھنی شروع کر دی۔ شعرائے اردو میں اُن دنوں نواب مرزا خاں صاحب داغ دہلوی کا بہت شہرہ تھا۔ اور نظام دکن کے استاد ہونے سے ان کی شہرت اور بھی بڑھ گئی تھی۔ لوگ جو ان کے پاس جا نہیں سکتے تھے خط و کتابت کے ذریعہ دور ہی سے ان سے شاگردی کی نسبت پیدا کرتے تھے۔ غزلیں ڈاک میں ان کے پاس جاتی تھیں۔ اور وہ اصلاح کے بعد واپس بھیجتے تھے پچھلے زمانہ میں جب ڈاک کا یہ انتظام نہ تھا۔ کسی شاعر کو اتنے شاگرد کیسے میسر آسکتے تھے۔ اب اس سہولت کی وجہ سے یہ حال تھا کہ سینکڑوں آدمی اُن سے غائبانہ تلمذ رکھتے تھے اور انہیں اس کام کے لئے ایک عملہ اور محکمہ رکھنا پڑتا تھا۔ شیخ محمد اقبال نے بھی انہیں خط لکھا اور چند غزلیں اصلاح کے لئے بھیجیں۔ اس طرح اقبال کو اردو زباندانی کے لئے بھی ایسے استاد سے نسبت پیدا ہوئی جو اپنے وقت میں زبان کی خوبی کے لحاظ سے فن غزل میں یکتا سمجھا جاتا تھا۔ گو اُس ابتدائی غزل گوئی میں وہ باتیں تو موجود نہ تھیں جن سے بعد ازاں کلام اقبال نے شہرت پائی۔ مگر جناب داغ پہچان گئے کہ پنجاب کے ایک دور افتادہ ضلع کا یہ طالب علم کوئی معمولی غزل گو نہیں۔ انہوں نے جلد کہہ دیا، کہ کلام میں اصلاح کی گنجایش بہت کم ہے۔ اور یہ سلسلہ تلمذ کا بہت دیر قائم نہیں رہا۔ البتہ اس کی یاد دونوں طرف رہ گئی۔ داغ کا نام اردو شاعری میں ایسا پایہ رکھتا ہے۔ کہ اقبال کے دل میں داغ سے اس مختصر اور غائبانہ تعلق کی بھی قدر ہے۔ اور اقبال نے داغ کی زندگی ہی میں قبولِ عام کا وہ درجہ حاصل کر لیا تھا کہ داغ مرحوم اس

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

بات پر فخر کرتے تھے کہ اقبال بھی ان لوگوں میں شامل ہے جن کے کلام کی انہوں نے اصلاح کی۔ مجھے خود دکن میں ان سے ملنے کا اتفاق ہوا اور میں نے خود ایسے فخریہ کلمات ان کی زبان سے سُنے۔

سیالکوٹ کے کالج میں ایف۔ اے کے درجہ تک تعلیم تھی۔ بی۔ اے کے لئے شیخ محمد اقبال کو لاہور آنا پڑا۔ انہیں علم فلسفہ کی تحصیل کا شوق تھا اور انہیں لاہور کے اساتذہ میں ایک نہایت شفیق استاد ملا۔ جس نے فلسفہ کے ساتھ ان کی مناسبت دیکھ کر انہیں خاص توجہ سے پڑھانا شروع کیا۔ پروفیسر آرنلڈ صاحب جو اب سر ٹامس آرنلڈ ہو گئے ہیں اور انگلستان میں مقیم ہیں۔ غیر معمولی قابلیت کے شخص ہیں۔ قوتِ تحریر ان کی بہت اچھی ہے۔ اور وہ علمی جستجو اور تلاش کے طریق جدید سے خوب واقف ہیں۔ انہوں نے چاہا کہ اپنے شاگرد کو اپنے مذاق اور اپنے طرزِ عمل سے حصہ دیں اور وہ اس ارادہ میں بہت کچھ کامیاب ہوئے۔ پہلے انہوں نے علیگڑھ کالج کی پروفیسری کے زمانہ میں اپنے دوست مولانا شبلی مرحوم کے مذاق علمی کے پختہ کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اب انہیں یہاں ایک اور جوہر قابل نظر آیا۔ جس کے چمکانے کی آرزو ان کے دل میں پیدا ہوئی۔ اور جو دوستی اور محبت استاد اور شاگرد میں پہلے دن سے پیدا ہوئی تھی وہ آخر ش شاگرد کو استاد کے پیچھے پیچھے انگلستان لے گئی۔ اور وہاں یہ رشتہ اور بھی مضبوط ہو گیا، اور آج تک قائم ہے۔ آرنلڈ خوش ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور میرا شاگرد علمی دنیا میں میرے لئے بھی باعثِ شہرت افزائی ہوا۔ اور اقبال معترف ہے کہ جس مذاق کی بنیاد سید میر حسن نے ڈالی تھی اور جسے درمیان میں داغ کے غائبانہ تعارف نے بڑھایا تھا۔ اس کے آخری مرحلے آرنلڈ کی شفیقانہ رہبری سے طے ہوئے۔

اقبال کو اپنی علمی منازل طے کرنے میں اچھے اچھے رہبر ملے، اور بڑے بڑے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

علماء سے سابقہ پڑا۔ ان لوگوں میں کیمبرج یونیورسٹی کے ڈاکٹر میک ٹیگرٹ۔ براؤن، نکلس اور سارلی قابلِ ذکر ہیں۔ پروفیسر نکلس تو ہمارے شکریہ کے خاص طور پر مستحق ہیں، کیونکہ انہوں نے اقبال کی مشہور فارسی نظم "اسرارِ خودی" کا انگریزی ترجمہ کرکے اور اس پر دیباچہ اور حواشی لکھ کر یورپ اور امریکہ کو اقبال سے روشناس کیا۔ اسی طرح ہندوستان کی علمی دنیا میں جتنے نامور اس زمانہ میں موجود تھے مثلاً مولینا شبلی مرحوم۔ مولینا حالی مرحوم۔ اکبر مرحوم۔ سب سے اقبال کی ملاقات اور خط وکتابت رہی۔ اور ان کے اثرات اقبال کے کلام پر اور اقبال کا اثر انکی طبائع پر پڑتا رہا۔ مولینا شبلی نے بہت سے خطوط میں اور حضرت اکبر نے نہ صرف خطوں میں بلکہ بہت سے اشعار میں اقبال کے کلام کا اعتراف کیا ہے۔ اور اقبال نے اپنی نظم میں ان باکمالوں کی جابجا تعریف کی ہے۔

ابتدائی مشق کے دنوں کو چھوڑ کر اقبال کا اردو کلام بیسویں صدی کے آغاز سے کچھ پہلے شروع ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء سے غالباً دو تین سال پہلے میں نے انہیں پہلی مرتبہ لاہور کے ایک مشاعرہ میں دیکھا۔ اس بزم میں ان کو ان کے چند ہم جماعت کھینچ کر لے آئے۔ اور انہوں نے کہہ سن کر ایک غزل بھی ان سے پڑھوائی۔ اس وقت تک لاہور میں لوگ اقبال سے واقف نہ تھے۔ چھوٹی سی غزل تھی۔ سادہ سے الفاظ۔ زمین بھی مشکل نہ تھی۔ مگر کلام میں شوخی اور بیساختہ پن موجود تھا۔ بہت پسند کی گئی۔ اس کے بعد دو تین مرتبہ پھر اسی مشاعرہ میں انہوں نے غزلیں پڑھیں، اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ ایک ہونہار شاعر میدان میں آیا ہے۔ مگر یہ شہرت پہلے پہلے لاہور کے کالجوں کے طلبہ اور ایسے لوگوں تک محدود رہی۔ جو تعلیمی مشاغل سے تعلق رکھتے تھے۔ اتنے میں ایک ادبی مجلس قائم ہوئی۔ جس میں مشاہیر شریک ہونے لگے اور نظم ونثر کے مضامین کی اس میں مانگ ہوئی۔ شیخ محمد اقبال نے اسکے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ایک جلسہ میں اپنی وہ نظم جس میں "کوہِ ہمالہ" سے خطاب ہے پڑھ کر سنائی۔ اس میں انگریزی خیالات تھے اور فارسی بندشیں۔ اس پہ خوبی یہ کہ وطن پرستی کی چاشنی اس میں موجود تھی۔ مذاقِ زمانہ اور ضروریاتِ وقت کے موافق ہونے کے سبب بہت مقبول ہوئی اور کئی طرف سے فرمائشیں ہونے لگیں کہ اسے شائع کیا جائے۔ مگر شیخ صاحب یہ عذر کر کے کہ ابھی نظرِ ثانی کی ضرورت ہے۔ اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ اور وہ اس وقت چھپنے نہ پائی۔ اس بات کو تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ میں نے ادب اردو کی ترقی کے لئے رسالۂ مخزن جاری کرنے کا ارادہ کیا۔ اس اثنا میں شیخ محمد اقبال سے میری دوستانہ ملاقات پیدا ہو چکی تھی۔ میں نے ان سے وعدہ لیا کہ اس رسالہ کے حصۂ نظم کے لئے وہ نئے رنگ کی نظمیں مجھے دیا کریں گے۔ پہلا رسالہ شائع ہونے کو تھا کہ میں ان کے پاس گیا۔ اور میں نے ان سے کوئی نظم مانگی۔ انہوں نے کہا ابھی کوئی نظم تیار نہیں۔ میں نے کہا "ہمالہ" والی نظم دے دیجئے۔ اور دوسرے مہینے کے لئے کوئی اور لکھئے۔ انہوں نے اس نظم کو دینے میں پس و پیش کی۔ کیونکہ انہیں یہی خیال تھا کہ اس میں کچھ خامیاں ہیں۔ مگر میں دیکھ چکا تھا کہ وہ بہت مقبول ہوئی۔ اس لئے میں نے زبردستی وہ نظم ان سے لے لی۔ اور مخزن کی پہلی جلد کے پہلے نمبر میں جو اپریل ۱۹۰۱ء میں نکلا۔ شائع کر دی۔ یہاں سے گویا اقبال کی اردو شاعری کا پبلک طور پر آغاز ہوا۔ اور ۱۹۰۵ء تک جب وہ ولایت گئے۔ یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس عرصہ میں وہ عموماً مخزن کے ہر نمبر کے لئے کوئی نہ کوئی نظم لکھتے تھے۔ اور جوں جوں لوگوں کو ان کی شاعری کا حال معلوم ہوتا گیا جا بجا مختلف رسالوں، اور اخباروں سے فرمائشیں آنے لگیں۔ اور انجمنیں اور مجالس درخواستیں کرنے لگیں کہ ان کے سالانہ جلسوں میں لوگوں کو وہ اپنے کلام سے محظوظ کریں۔ شیخ صاحب

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

اس وقت طالب علمی سے فارغ ہو کر گورنمنٹ کالج میں پروفیسر ہو گئے تھے اور دن رات علمی صحبتوں اور مشاغل میں بسر کرتے تھے۔ طبیعت زوروں پر تھی۔ شعر کہنے کی طرف جس وقت مائل ہوتے تو غضب کی آمد ہوتی تھی۔ ایک ایک نشست میں بیشمار شعر ہو جاتے تھے۔ ان کے دوست اور بعض طالب علم جو پاس ہوتے۔ پنسل کاغذ لے کر لکھتے جاتے۔ اور وہ اپنی دھن میں کہتے چلے جاتے۔ میں نے اُس زمانے میں انہیں کبھی کاغذ قلم لے کر فکر سخن کرتے نہیں دیکھا۔ موزوں الفاظ کا ایک دریا بہتا یا ایک چشمہ اُبلتا معلوم ہوتا تھا۔ ایک خاص کیفیت رقت کی عموماً اُن پر طاری ہوتی تھی، اپنے اشعار سُریلی آواز میں ترنم سے پڑھتے تھے۔ خود وجد کرتے اور دوسروں کو وجد میں لاتے تھے۔ یہ عجیب خصوصیت ہے کہ حافظہ ایسا پایا ہے کہ جتنے شعر اس طرح زبان سے نکلیں اگر وہ ایک مسلسل نظم کے ہوں تو سب کے سب دوسرے وقت اور دوسرے دن اسی ترتیب سے حافظہ میں محفوظ ہوتے ہیں۔ جس ترتیب سے وہ کہے گئے تھے اور درمیان میں خود وہ انہیں قلمبند بھی نہیں کرتے۔ مجھے بہت سے شعرا کی ہم نشینی کا موقع ملا ہے۔ اور بعض کو میں نے شعر کہتے بھی دیکھا اور سنا ہے۔ مگر یہ رنگ کسی اور میں نہیں دیکھا۔ اقبال کی اور خصوصیت یہ ہے کہ باایں ہمہ موزونی طبع وہ حسب فرمائش شعر کہنے سے قاصر رہے ہیں۔ جب طبیعت خود مائل نظم ہو تو جتنے شعر چاہے کہہ دے۔ مگر یہ کہ ہر وقت اور ہر موقع پر حسب فرمائش وہ کچھ لکھ سکے یہ قریب قریب ناممکن ہے۔ اسی لئے جب ان کا نام نکلا، اور فرمائشوں کی بھرمار ہوئی تو انہیں اکثر فرمائشوں کی تعمیل سے انکار ہی کرنا پڑا۔ اسی طرح انجمنوں اور مجالس کو بھی وہ عموماً جواب ہی دیتے رہے۔ فقط لاہور کی انجمن حمایت اسلام کو بعض وجوہ کے سبب یہ موقع ملا کہ اس کے سالانہ جلسوں میں کئی سال متواتر اقبال نے اپنی نظم سُنائی۔ جو خاص اسی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

جلسہ کے لئے لکھی جاتی تھی اور جس کی فکر وہ پہلے سے کرتے رہتے تھے۔

اوّل اوّل جو نظمیں جلسۂ عام میں پڑھی جاتی تھیں۔ تحت اللفظ پڑھی جاتی تھیں اور اس طرز میں بھی ایک لطف تھا۔ مگر بعض دوستوں نے ایک مرتبہ جلسۂ عام میں شیخ محمد اقبال سے بہ اصرار کہا کہ وہ نظم ترنم سے پڑھیں، ان کی آواز قدرتاً بلند اور خوش آئند ہے۔ طرزِ ترنم سے بھی خاصے واقف ہیں۔ ایسا سماں بندھا کہ سکوت کا عالم چھا گیا۔ اور لوگ جھومنے لگے۔ اس کے دو نتیجے ہوئے۔ ایک تو یہ کہ اب ان کے لئے تحت اللفظ پڑھنا مشکل ہو گیا ہے۔ جب کبھی پڑھیں لوگ اصرار کرتے ہیں کہ لَے سے پڑھا جائے اور دوسرا یہ کہ پہلے تو خواص ہی ان کے کلام کے قدردان تھے اور اس کو سمجھ سکتے تھے۔ اس کشش کے سبب عوام بھی کھنچ آئے۔ لاہور میں جلسۂ حمایت اسلام میں جب اقبال کی نظم پڑھی جاتی ہے تو دس دس ہزار آدمی ایک وقت میں جمع ہوتے ہیں اور جب تک نظم پڑھی جائے لوگ دم بخود بیٹھے رہتے ہیں جو سمجھتے ہیں وہ بھی محو، اور جو نہیں سمجھتے وہ بھی محو ہوتے ہیں۔

۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک اقبال کی شاعری کا ایک دوسرا دور شروع ہوا۔ یہ وہ زمانہ ہے جو انہوں نے یورپ میں بسر کیا۔ گو وہاں انہیں شاعری کے لئے نسبتاً کم وقت ملا اور ان نظموں کی تعداد جو وہاں کے قیام میں لکھی گئیں تھوڑی ہے۔ مگر ان میں ایک خاص رنگ وہاں کے مشاہدات کا نظر آتا ہے اس زمانہ میں دو بڑے تغیر ان کے خیالات میں آئے ان تین سالوں میں سے دو سال ایسے تھے۔ جن میں میرا بھی وہیں قیام تھا اور اکثر ملاقات کے موقعے ملتے رہتے تھے۔ ایک دن شیخ محمد اقبال نے مجھ سے کہا کہ ان کا مصمم ارادہ ہو گیا ہے کہ وہ شاعری کو ترک کر دیں۔ اور قسم کھا لیں کہ شعر نہیں کہیں گے۔ اور جو وقت

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

شاعری میں صرف ہوتا ہے اسے کسی اور مفید کام میں صرف کریں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ ان کی شاعری ایسی شاعری نہیں ہے جسے ترک کرنا چاہیئے۔ بلکہ اُن کے کلام میں وہ تاثیر ہے، جس سے ممکن ہے کہ ہماری درماندہ قوم اور ہمارے کم نصیب ملک کے امراض کا علاج ہو سکے۔ اس لئے ایسی مفید خداداد طاقت کو بیکار کرنا درست نہ ہوگا۔ شیخ صاحب کچھ قائل ہوئے کچھ نہ ہوئے اور یہ قرار پایا کہ آرنلڈ صاحب کی رائے پر آخری فیصلہ چھوڑا جائے۔ اگر وہ مجھ سے اتفاق کریں تو شیخ صاحب اپنے ارادۂ ترکِ شعر کو بدل دیں اور اگر وہ شیخ صاحب سے اتفاق کریں تو ترکِ شعر اختیار کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ علمی دنیا کی خوش قسمتی تھی کہ آرنلڈ صاحب نے مجھ سے اتفاق رائے کیا اور فیصلہ یہی ہوا کہ اقبال کے لئے شاعری کو چھوڑنا جائز نہیں اور جو وقت وہ اس شغل کی نذر کرتے ہیں وہ ان کے لئے بھی مفید ہے اور ان کے ملک و قوم کے لئے بھی مفید ہے۔ ایک تغیر جو ہمارے شاعر کی طبیعت میں آیا تھا اس کا تو یوں خاتمہ ہوا۔ مگر دوسرا تغیر ایک چھوٹے سے آغاز سے ایک بڑے انجام تک پہنچا۔ یعنی اقبال کی شاعری نے فارسی زبان کو اردو زبان کی جگہ اپنا ذریعۂ اظہارِ خیال بنا لیا۔

فارسی میں شعر کہنے کی رغبت اقبال طبیعت میں کئی اسباب سے پیدا ہوئی ہوگی، اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنی کتاب حالاتِ تصوف کے متعلق لکھنے کے لئے جو کتب بینی کی اس کو بھی ضرور اس تغیر مذاق میں دخل ہوگا۔ اس کے علاوہ جوں جوں ان کا مطالعہ علم فلسفہ کے متعلق گہرا ہوتا گیا اور دقیق خیالات کے اظہار کو جی چاہا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ فارسی کے مقابلہ میں اردو کا سرمایہ بہت کم ہے۔ اور فارسی میں کئی فقرے اور جملے سانچے میں ڈھلے ہوئے ایسے ملتے ہیں جن کے مطابق اردو میں فقرے ڈھالنے آسان نہیں۔ اس لئے وہ

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

فارسی کی طرف مائل ہو گئے۔ مگر بظاہر ایک چھوٹے سے واقعہ سے ان کی فارسی گوئی کی ابتدا ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ ایک دوست کے ہاں مدعو تھے جہاں ان سے فارسی اشعار سنانے کی فرمائش ہوئی اور پوچھا گیا کہ وہ فارسی شعر بھی کہتے ہیں یا نہیں، انہیں اعتراف کرنا پڑا کہ انھوں نے سوائے ایک آدھ شعر کبھی کبھی کے فارسی لکھنے کی کوشش نہیں کی۔ مگر کچھ ایسا وقت تھا اور اُس فرمائش نے ایسی تحریک ان کے دل میں پیدا کی۔ کہ دعوت سے واپس آ کر بستر پہ لیٹے ہوئے باقی وقت وہ شاید فارسی اشعار کہتے رہے اور صبح اٹھتے ہی جو مجھ سے ملے تو دو تازہ غزلیں فارسی میں تیار تھیں جو انہوں نے زبانی مجھے سنائیں۔ ان غزلوں کے کہنے سے انہیں اپنی فارسی گوئی کی قوت کا حال معلوم ہوا۔ جس کا پہلے انہوں نے اس طرح امتحان نہیں کیا تھا۔ اسکے بعد ولایت سے واپس آنے پر گو کبھی اردو کی نظمیں بھی کہتے تھے۔ مگر طبیعت کا رخ فارسی کی طرف ہو گیا۔ یہ ان کی شاعری کا تیسرا دور ہے۔ جو سنہ ۱۹۰۸ء کے بعد سے شروع ہوا اور جو اب تک چل رہا ہے۔ اس عرصہ میں اردو نظمیں بھی بہت سی ہوئیں اور اچھی اچھی۔ جن کی دھوم مچ گئی۔ مگر اصل کام جس کی طرف وہ متوجہ ہو گئے وہ ان کی فارسی مثنوی "اسرارِ خودی" تھی۔ اس کا خیال دیر تک انکے دماغ میں رہا اور رفتہ رفتہ دماغ سے صفحۂ قرطاس پہ اترنے لگا۔ اور آخر ایک مستقل کتاب کی صورت میں ظہور پذیر ہوا جس سے اقبال کا نام ہندوستان کے باہر بھی مشہور ہو گیا۔

فارسی میں اقبال کے قلم سے تین کتابیں اس وقت تک نکلی ہیں "اسرارِ خودی"۔ "رموزِ بیخودی" اور "پیامِ مشرق"۔ ایک سے ایک بہتر۔ پہلی کتاب سے دوسری میں زبان زیادہ سادہ اور عام فہم ہو گئی ہے۔ اور تیسری دوسری سے زیادہ سلیس ہے۔ جو لوگ اقبال کے اردو کلام کے دلدادہ ہیں وہ فارسی نظموں کو دیکھ کر مایوس ہوئے ہونگے۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ فارسی نے وہ کام کیا جو اردو سے نہیں ہو سکتا تھا۔

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تمام اسلامی دنیا میں جہاں فارسی کم و بیش متداول ہے۔ اقبال کا کلام اس ذریعہ سے پہنچ گیا اور اس میں ایسے خیالات تھے جن کی ایسی وسیع اشاعت ضروری تھی۔ اور اسی وسیلے سے یورپ اور امریکہ والوں کو ہمارے ایسے قابلِ قدر مصنف کا حال معلوم ہوا۔ "پیام مشرق" میں ہمارے مصنف نے یورپ کے ایک نہایت بلند پایہ شاعر گوئٹے کے "سلام مغرب" کا جواب لکھا ہے۔ اور اس میں نہایت حکیمانہ خیالات کا اظہار بہت خوبصورتی سے کیا گیا ہے۔ اسکے اشعار میں بعض بڑے بڑے عقدے حل ہوئے ہیں جو پہلے ایسے آسان طریق سے بیان نہیں ہوئے تھے۔ مدت سے بعض رسائل اور اخبارات میں ڈاکٹر محمد اقبال کو "ترجمانِ حقیقت" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور ان کتابوں کے خاص خاص اشعار سے یہ ثابت ہے کہ وہ اس لقب سے ملقب ہونے کے مستحق ہیں۔ اور جس کسی نے یہ لقب ان کے لئے پہلے وضع کیا ہے اس نے کوئی مبالغہ نہیں کیا۔

فارسی گوئی کا ایک اثر اقبال کے اردو کلام پر یہ ہوا ہے کہ جو نظمیں اردو میں دور سوم میں لکھی گئی ہیں۔ اُن میں سے اکثر میں فارسی ترکیبیں اور فارسی بندشیں پہلے سے بھی زیادہ ہیں۔ اور بعض جگہ فارسی اشعار پر تضمین کی گئی ہے۔ گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہسوارِ قلم جو فارسی کے میدان میں گام زن ہے اسکی باگ کسی قدر تکلف کے ساتھ اردو کی طرف موڑی جا رہی ہے۔ اقبال کا اردو کلام جو وقتاً فوقتاً ۱۹۰۱ء سے لیکر آجتک رسالوں اور اخباروں میں شائع ہوا اور انجمنوں میں پڑھا گیا۔ اُسکے مجموعہ کی اشاعت کے بہت لوگ خواہاں تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے احباب بارہا تقاضا کرتے تھے کہ اردو کلام کا مجموعہ شائع کیا جائے۔ مگر کئی وجوہات سے آج تک مجموعۂ اردو شائع نہیں ہو سکا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آخر اب شائقینِ کلامِ اردو کی یہ دیرینہ آرزو بر آئی۔ اور اقبالؔ کی اردو نظموں کا مجموعہ شائع ہوتا ہے جو تین سو چھتیس صفحوں پہ مشتمل ہے۔ اور تین حصّوں پر منقسم ہے۔ حصہ اول میں ۱۹۰۵ء تک کی نظمیں ہیں۔ حصہ دوم میں ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک کی۔ اور حصہ سوم میں ۱۹۰۸ء سے لیکر آج

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تک کا اردو کلام ہے۔ یہ دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ اردو میں آج تک کوئی ایسی کتاب اشعار کی موجود نہیں ہے۔ جس میں خیالات کی یہ فراوانی ہو اور اس قدر مطالب و معانی یکجا ہوں۔ اور کیوں نہ ہو۔ ایک صدی کے چہارم حصّے کے مطالعہ اور تجربہ اور مشاہدہ کا نچوڑ اور سیر و سیاحت کا نتیجہ ہے بعض نظموں میں ایک ایک شعر اور ایک ایک مصرعہ ایسا ہے کہ اس پر ایک مستقل مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ یہ مختصر سا مضمون جو بطور دیباچہ لکھا گیا ہے۔ اس میں مختلف نظموں کی تنقید یا مختلف اوقات کی نظموں کے باہم مقابلہ کی گنجائش نہیں۔ اس کیلئے اگر ہو سکا تو میں کوئی اور موقعہ تلاش کروں گا۔ سرِدست میں صاحبانِ ذوق کو مبارک باد دیتا ہوں کہ۔ وہ کلیاتِ اقبال ان کے سامنے رسالوں اور گلدستوں کے اوراق پریشاں سے نکل کر ایک مجموعۂ دلپذیر کی شکل میں جلوہ گر ہے۔ اور امید ہے کہ جو لوگ مدت سے اس کلام کو یکجا دیکھنے کے مشتاق تھے وہ اس مجموعہ کو شوق کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور دل سے اس کی قدر کریں گے۔

آخر میں اردو شاعری کی طرف سے میں یہ درخواست قابل مصنف سے کرتا ہوں کہ وہ اپنے دل و دماغ سے اردو کو وہ حصہ دیں جس کی وہ مستحق اور محتاج ہے۔ خود انہوں نے غالب کی تعریف میں چند بند لکھے ہیں جن میں ایک شعر میں اردو کی حالت کا صحیح نقشہ کھینچا ہے ؎

گیسوئے اردو ابھی منت پذیرِ شانہ ہے
شمع یہ سودائی دل سوزیِ پروانہ ہے

ہم اُن کا یہ شعر پڑھ کر ان سے یہ کہتے ہیں کہ جس احساس نے یہ شعر اُن سے نکلوایا تھا اس سے کام لیکر اب وہ پھر کچھ عرصہ کے لئے گیسوئے اردو کے سنوارنے کی طرف متوجہ ہوں اور ہمیں موقعہ دیں کہ ہم اس مجموعۂ اردو کو جو اس قدر دیر کے بعد چھپا ہے۔ ایک دوسرے کلیاتِ اردو کا پیش خیمہ سمجھیں۔

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

حصّۂ اوّل

ہمالہ

اے ہمالہ! اے فصیلِ کشورِ ہندوستاں!
چومتا ہے تیری پیشانی کو جھک کر آسماں
تجھ میں کچھ پیدا نہیں دیرینہ روزی کے نشاں
تو جواں ہے گردشِ شام و سحر کے درمیاں

ایک جلوہ تھا کلیمِ طورِ سینا کے لئے
تو تجلّی ہے سراپا چشمِ بینا کے لئے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

امتحانِ دیدۂ ظاہر میں کوہستاں ہے تو
پاسباں اپنا ہے تو، دیوارِ ہندُستاں ہے تو

مطلعِ اوّل فلک جس کا ہو، وہ دیواں ہے تو
سوئے خلوت گاہِ دل دامن کشِ انساں ہے تو

برف نے باندھی ہے دستارِ فضیلت تیرے سر
خندہ زن ہے جو کلاہِ مہرِ عالم تاب پر

تیری عمرِ رفتہ کی اک آن ہے عہدِ کہن
وادیوں میں ہیں تری کالی گھٹائیں خیمہ زن

چوٹیاں تیری ثریا سے ہیں سرگرمِ سخن
تو زمیں پر اور پہنائے فلک تیرا وطن

چشمۂ دامن ترا آئینۂ سیّال ہے
دامنِ موجِ ہوا جس کیلئے رومال ہے

ابر کے ہاتھوں میں رہوارِ ہوا کے واسطے
تازیانہ دے دیا برقِ سرِ کوہسار نے

اے ہمالہ کوئی بازی گاہ ہے تو بھی جسے
دستِ قدرت نے بنایا ہے عناصر کیلئے

ہائے کیا فرطِ طرب میں جھومتا جاتا ہے ابر
فیلِ بے زنجیر کی صورت اڑا جاتا ہے ابر

جنبشِ موجِ نسیمِ صبح گہوارہ بنی
جھومتی ہے نشۂ ہستی میں ہر گل کی کلی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

دستِ گلچیں کی جھٹک میں نے نہیں دیکھی کبھی یوں زبانِ برگ سے گویا ہے اس کی خامشی

کہہ رہی ہے میری خاموشی ہی افسانہ مرا
کنجِ خلوت خانۂ قدرت ہے کاشانہ مرا

آتی ہے ندی فرازِ کوہ سے گاتی ہوئی کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی
آئنہ سا شاہدِ قدرت کو دکھلاتی ہوئی سنگِ رہ سے گاہ بچتی گاہ ٹکراتی ہوئی

چھیڑتی جا اس عراقِ دلنشیں کے ساز کو
اے مسافر! دل سمجھتا ہے تری آواز کو

لیلیِ شب کھولتی ہے آ کے جب زلفِ رسا دامنِ دل کھینچتی ہے آبشاروں کی صدا
وہ خموشی شام کی جس پر تکلّم ہو فدا وہ درختوں پر تفکّر کا سماں چھایا ہوا

کانپتا پھرتا ہے کیا رنگِ شفق کہسار پر
خوشنما لگتا ہے یہ غازہ ترے رخسار پر

اے ہمالہ! داستاں اُس وقت کی کوئی سنا مسکنِ آبائے انساں جب بنا دامن ترا
کچھ بتا اُس سیدھی سادی زندگی کا ماجرا داغ جس پر غازۂ رنگِ تکلّف کا نہ تھا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ہاں دکھا دے اے تصوّر! پھر وہ صبح و شام تو دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

گُلِ رنگیں

تو شناسائے خراشِ عقدۂ مشکل نہیں اے گُلِ رنگیں ترے پہلو میں شاید دل نہیں
زیبِ محفل ہے، شریکِ شورشِ محفل نہیں یہ فراغت بزمِ ہستی میں مجھے حاصل نہیں

اس چمن میں میں سراپا سوز و سازِ آرزو
اور تیری زندگانی بے گدازِ آرزو

توڑ لینا شاخ سے تجھ کو مرا آئیں نہیں یہ نظر غیر از نگاہِ چشمِ صورت بیں نہیں
آہ! یہ دستِ جفا جو اے گُلِ رنگیں نہیں کس طرح تجھ کو یہ سمجھاؤں کہ میں گلچیں نہیں

کام مجھ کو دیدۂ حکمت کے الجھیڑوں سے کیا
دیدۂ بلبل سے میں کرتا ہوں نظّارہ ترا

سو زبانوں پر بھی خاموشی تجھے منظور ہے راز وہ کیا ہے ترے سینے میں جو مستور ہے
میری صورت تو بھی اک برگِ ریاضِ طور ہے میں چمن سے دور ہوں تو بھی چمن سے دور ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مطمئن ہی تو پریشاں مثلِ بُو رہتا ہوں میں
زخمیِ شمشیرِ ذوقِ جستجو رہتا ہوں میں

یہ پریشانی مری سامانِ جمعیت نہ ہو
یہ جگر سوزی چراغِ خانۂ حکمت نہ ہو
ناتوانی ہی مری سرمایۂ قوت نہ ہو
رشکِ جامِ جم مرا آئینۂ حیرت نہ ہو

یہ تلاشِ متصل شمعِ جہاں افروز ہے
توسنِ ادراکِ انساں کو خرام آموز ہے

عہدِ طفلی

تھے دیارِ نو زمین و آسماں میرے لئے
وسعتِ آغوشِ مادر اک جہاں میرے لئے
تھی ہر اک جنبش نشانِ لطفِ جاں میرے لئے
حرفِ بے مطلب تھی خود میری زباں میرے لئے

دردِ طفلی میں اگر کوئی رُلاتا تھا مجھے
شورشِ زنجیرِ در میں لطف آتا تھا مجھے

تکتے رہنا ہائے! وہ پہروں تلک سوئے قمر
وہ پھٹے بادل میں بے آوازِ پا اُس کا سفر

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

پوچھا پارۂ رہ کے اس کے کوہ وصحرا کی خبر
اور وہ حیرت دروغ مصلحت آمیز پہ
آنکھ وقفِ دید تھی لب مائلِ گفتار تھا
دل نہ تھا میرا سراپا ذوقِ استفسار تھا

مرزا غالب

فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا
ہے پرِ مرغِ تخیّل کی رسائی تا کجا
تھا سراپا روح تو، بزمِ سخن پیکر ترا
زیبِ محفل بھی رہا محفل سے پنہاں بھی رہا
دید تیری آنکھ کو اُس حُسن کی منظور ہے
بن کے سوزِ زندگی ہر شے میں جو مستور ہے
محفلِ ہستی تری بربط سے ہے سرمایہ دار
جس طرح ندّی کے نغموں سے سکوتِ کوہسار
تیرے فردوسِ تخیّل سے ہے قدرت کی بہار
تیری کشتِ فکر سے اُگتے ہیں عالم سبزہ وار
زندگی مضمر ہے تیری شوخیٔ تحریر میں
تابِ گویائی سے جنبش ہے لبِ تصویر میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

نطق کو سونا نہیں تیرے لبِ اعجاز پہ　　محوِ حیرت ہے ثریا رفعتِ پرواز پہ
شاہدِ مضموں تصدق ہے ترے انداز پہ　　خندہ زن ہے غنچۂ دلی گلِ شیراز پہ

آہ! تو اجڑی ہوئی دلی میں آرامیدہ ہے
گلشنِ ویمر میں تیرا ہم نوا خوابیدہ ہے

لطفِ گویائی میں ہمسری ممکن نہیں　　ہو تخیل کا نہ جب تک فکرِ کامل ہم نشیں
ہائے! اب کیا ہو گئی ہندوستاں کی سر زمیں!　　آہ! اے نظارہ آموزِ نگاہِ نکتہ بیں!

گیسوئے اردو ابھی منت پذیرِ شانہ ہے
شمع یہ سودائیِ دل سوزیِ پروانہ ہے

اے جہاں آباد! اے گہوارۂ علم و ہنر　　ہیں سراپا نالۂ خاموش تیرے بام و در
ذرے ذرے میں ترے خوابیدہ ہیں شمس و قمر　　یوں تو پوشیدہ ہیں تیری خاک میں لاکھوں گہر

دفن تجھ میں کوئی فخرِ روزگار ایسا بھی ہے؟
تجھ میں پنہاں کوئی موتی آبدار ایسا بھی ہے؟

ویمر - جرمنی کا مشہور شاعر گوئٹے اس جگہ مدفون ہے -

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ابرِ کوہسار

ہے بلندی سے فلک بوس نشیمن میرا
ابرِ کوہسار ہوں گل پاش ہے دامن میرا
کبھی صحرا کبھی گلزار ہے مسکن میرا
شہر و ویرانہ مرا بحر مرا، بن میرا
کسی وادی میں جو منظور ہو سونا مجھ کو
سبزۂ کوہ ہے مخمل کا بچھونا مجھ کو

مجھ کو قدرت نے سکھایا ہے درافشاں ہونا
ناقۂ شاہدِ رحمت کا حُدی خواں ہونا
غم زدائے دلِ افسردۂ دہقاں ہونا
رونقِ بزمِ جوانانِ گلستاں ہونا
بن کے گیسو رُخِ ہستی پہ بکھر جاتا ہوں
شانۂ موجۂ صرصر سے سنور جاتا ہوں

دور سے دیدۂ امید کو ترساتا ہوں
کسی بستی سے جو خاموش گذر جاتا ہوں
سیر کرتا ہوا جس دم لبِ جُو آتا ہوں
بالیاں نہر کو گرداب کی پہناتا ہوں
سبزۂ مزرعِ نوخیز کی امید ہوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

زادۂ بحر ہوں، پروردۂ خورشید ہوں میں

چشمۂ کوہ کو دی شورشِ قلزم میں نے
اور پرندوں کو کیا محوِ ترنم میں نے

سر پہ سبزہ کے کھڑے ہو کے کہا قُم میں نے
غنچۂ گل کو دیا ذوقِ تبسم میں نے

فیض سے میرے نمونے ہیں شبستانوں کے
جھونپڑے دامنِ کہسار میں دہقانوں کے

ایک مکڑا اور مکھی

(ماخوذ)

بچوں کے لئے

اک دن کسی مکھی سے یہ کہنے لگا مکڑا
اس راہ سے ہوتا ہے گذر روز تمہارا

لیکن مری کٹیا کی نہ جاگی کبھی قسمت
بھولے سے کبھی تم نے یہاں پاؤں نہ رکھا

غیروں سے نہ ملئے تو کوئی بات نہیں ہے
اپنوں سے مگر چاہیئے یوں کھنچ کے رہنا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

آؤ جو مرے گھر میں تو عزت ہے یہ میری — وہ سامنے سیڑھی ہے جو منظور ہو آنا!
مکھی نے سنی بات جو مکڑے کی تو بولی — حضرت! کسی نادان کو دیجے گا یہ دھوکا!

اس جال میں مکھی کبھی آنے کی نہیں ہے
جو آپ کی سیڑھی پہ چڑھا۔ پھر نہیں اُترا

مکڑے نے کہا۔ واہ۔ فریبی مجھے سمجھے — تم سا کوئی نادان زمانے میں نہ ہوگا
منظور تمہاری مجھے خاطر تھی۔ وگرنہ — کچھ فائدہ اپنا تو مرا اس میں نہیں تھا
اُڑتی ہوئی آئی ہو خدا جانے کہاں سے — ٹھیرو جو مرے گھر میں تو ہے اس میں بُرا کیا؟
اس گھر میں کئی تم کو دکھانے کی ہیں چیزیں — باہر سے نظر آتا ہے چھوٹی سی یہ کٹیا
لٹکے ہوئے دروازوں پہ باریک ہیں پردے — دیواروں کو آئینوں سے ہے میں نے سجایا
مہمانوں کے آرام کو حاضر ہیں بچھونے — ہر شخص کو سامان یہ میسر نہیں ہوتا
مکھی نے کہا۔ خیر! یہ سب ٹھیک ہے لیکن — میں آپ کے گھر آؤں یہ اُمید نہ رکھنا!

ان نرم بچھونوں سے خدا مجھ کو بچائے
سو جائے کوئی ان پہ تو پھر اُٹھ نہیں سکتا!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مکڑے نے کہا دل میں سنی بات جو اُسکی
پھانسوں اسے کس طرح؟ کمبخت ہے دانا۔

سو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں
دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندا

یہ سوچ کے مکھی سے کہا اس نے بڑی بی!
اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رتبا!

ہوتی ہے اُسے آپ کی صورت سے محبت
ہو جس نے کبھی ایک نظر آپ کو دیکھا

آنکھیں ہیں کہ ہیرے کی چمکتی ہوئی کنیاں
سر آپ کا اللہ نے کلغی سے سجایا

یہ حسن، یہ پوشاک، یہ خوبی، یہ صفائی!
پھر اس پہ قیامت ہے، یہ اُڑتے ہوئے گانا

مکھی نے سنی جب یہ خوشامد تو پسیجی!
بولی کہ نہیں آپ سے مجھ کو کوئی کھٹکا!

انکار کی عادت کو سمجھتی ہوں بُرا میں
سچ یہ ہے کہ دل توڑنا اچھا نہیں ہوتا

یہ بات کہی اور اُڑی اپنی جگہ سے!
پاس آئی تو مکڑے نے اُچھل کر اسے پکڑا

بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی
آرام سے گھر بیٹھ کے مکھی کو اُڑایا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ایک پہاڑ اور گلہری

(ماخوذ از ایمرسن)

بچوں کے لئے

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے
تجھے ہو شرم۔ تو پانی میں جا کے ڈوب مرے

ذرا سی چیز ہے۔ اس پر غرور! کیا کہنا!
یہ عقل اور یہ سمجھ۔ یہ شعور! کیا کہنا!

خدا کی شان ہے ناچیز چیز بن بیٹھیں!
جو بے شعور ہیں یوں با تمیز بن بیٹھیں

تری بساط ہے کیا میری شان کے آگے
زمیں ہے پست مری آن بان کے آگے

جو بات مجھ میں ہے تجھ کو وہ ہے نصیب کہاں

بھلا پہاڑ کہاں۔ جانور غریب کہاں!

کہا یہ سن کے گلہری نے منہ سنبھال ذرا!
یہ کچی باتیں ہیں دل سے انہیں نکال ذرا!

جو میں بڑی نہیں تیری طرح تو کیا پروا!
نہیں ہے تو بھی تو آخر مری طرح چھوٹا

ہر ایک چیز سے پیدا خدا کی قدرت ہے
کوئی بڑا، کوئی چھوٹا، یہ اسکی حکمت ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

بڑا جہان میں تجھکو بنا دیا اُس نے
مجھے درخت پہ چڑھنا سکھا دیا اُس نے

قدم اٹھانے کی طاقت نہیں ذرا تجھ میں
نری بڑائی ہے! خوبی ہو اور کیا تجھ میں؟

جو تُو بڑا ہے تو مجھ سا ہنر دکھا مجھ کو!
یہ چھالیا ہی ذرا توڑ کر دکھا مجھ کو!

نہیں ہے چیز نکمّی کوئی زمانے میں
کوئی بُرا نہیں قدرت کے کارخانے میں

ایک گائے اور بکری

(ماخوذ)

بچّوں کے لئے

اک چراگاہ ہری بھری تھی کہیں
تھی سراپا بہار جس کی زمیں

کیا سماں اس بہار کا ہو بیاں!
ہر طرف صاف ندیاں تھیں رواں

تھے اناروں کے بیشمار درخت
اور پیپل کے سایہ دار درخت

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں — طائروں کی صدائیں آتی تھیں
کسی ندی کے پاس ایک بکری — چرتے چرتے کہیں سے آنکلی
جب ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھا — پاس اک گائے کو کھڑے پایا
پہلے جھک کر اسے سلام کیا — پھر سلیقے سے یوں کلام کیا
کیوں بڑی بی! مزاج کیسے ہیں؟ — گائے بولی کہ خیر اچھے ہیں!
کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی — ہے مصیبت میں زندگی اپنی
جان پر آبنی ہے۔ کیا کہیئے! — اپنی قسمت بُری ہے۔ کیا کہیئے!
دیکھتی ہوں خدا کی شان کو میں — رو رہی ہوں بُروں کی جان کو میں
زور چلتا نہیں غریبوں کا — پیش آیا لکھا نصیبوں کا
آدمی سے کوئی بھلا نہ کرے — اس سے پالا پڑے خدا نہ کرے
دودھ کم دوں تو بُڑبُڑاتا ہے — ہوں جو دبلی، تو بیچ کھاتا ہے
ہتھکنڈوں سے غلام کرتا ہے — کن فریبوں سے رام کرتا ہے
اسکے بچوں کو پالتی ہوں میں — دودھ سے جان ڈالتی ہوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

بدلے نیکی کے یہ بُرائی ہے — میرے اللہ! تری دہائی ہے

سُن کے بکری یہ ماجرا سارا — بولی، ایسا گلہ نہیں اچھا!

بات سچّی ہے بے مزا لگتی — میں کہوں گی مگر خدا لگتی

یہ چراگہ، یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا — یہ ہری گھاس اور یہ سایا

ایسی خوشیاں ہمیں نصیب کہاں! — یہ کہاں، بے زباں غریب کہاں!

یہ مزے آدمی کے دم سے ہیں — لطف سارے اسی کے دم سے ہیں

اس کے دم سے ہے اپنی آبادی — قید ہم کو بھلی، کہ آزادی!

سو طرح کا بنوں میں ہے کھٹکا — واں کی گزران سے بچائے خدا

ہم پہ احسان ہے بڑا اس کا — ہم کو زیبا نہیں گلہ اس کا

قدر آرام کی اگر سمجھو! — آدمی کا کبھی گلہ نہ کرو!

گائے سُن کر یہ بات شرمائی — آدمی کے گِلے سے پچھتائی

دل میں پرکھا بھلا بُرا اُس نے — اور کچھ سوچ کر کہا اُس نے

یوں تو چھوٹی ہے ذات بکری کی — دل کو لگتی ہے بات بکری کی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

بچّے کی دُعا

(ماخوذ)

بچّوں کے لیے

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری   زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
دُور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے   ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے
ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہو چمن کی زینت
زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب!   علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب!
ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا   دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا!
میرے اللہ! بُرائی سے بچانا مجھ کو!
نیک جو راہ ہو اس راہ پہ چلانا مجھ کو!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ہمدردی

(ماخوذ از ولیم کوپر)

بچوں کے لئے

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا — بلبل تھا کوئی اداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی — اڑنے چگنے میں دن گذارا
پہنچوں کس طرح آشیاں تک — ہر چیز پہ چھا گیا اندھیرا
سن کر بلبل کی آہ و زاری — جگنو کوئی پاس ہی سے بولا
حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے — کیڑا ہوں اگرچہ میں ذرا سا
کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری — میں راہ میں روشنی کروں گا
اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل — چمکا کے مجھے دیا بنایا

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ماں کا خواب

(ماخوذ)

بچّوں کے لئے

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب
بڑھا اور جس سے مرا اضطراب

یہ دیکھا کہ میں جا رہی ہوں کہیں
اندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں!

لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال
قدم کا تھا دہشت سے اٹھنا محال

جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی
تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی

زمرّد سی پوشاک پہنے ہوئے
دیے سب کے ہاتھوں میں جلتے ہوئے

وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے رواں
خدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں!

اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر
مجھے اس جماعت میں آیا نظر!

وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا
دیا اس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا

کہا میں نے پہچان کر میری جاں!
مجھے چھوڑ کر آ گئے تم کہاں؟

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

جدائی میں رہتی ہوں میں بیقرار — پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار
نہ پرواہ ہماری ذرا تم نے کی — گئے چھوڑ، اچھی وفا تم نے کی!
جو بچے نے دیکھا مرا پیچ و تاب — دیا اس نے منہ پھیر کر یوں جواب
رُلاتی ہے تجھ کو جدائی مری — نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری
یہ کہہ کر وہ کچھ دیر تک چپ رہا — دیا پھر دکھا کر یہ کہنے لگا!
سمجھتی ہی تُو ہو گیا کیا اُسے؟ — ترے آنسوؤں نے بُجھایا اسے

پرندے کی فریاد

بچوں کے لئے

آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانا! — وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا چہچہانا
آزادیاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلے کی — اپنی خوشی سے آنا اپنی خوشی سے جانا
لگتی ہے چوٹ دل پہ آتا ہے یاد جس دم — شبنم کے آنسوؤں پر کلیوں کا مسکرانا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

وہ پیاری پیاری صورت وہ کامنی سی مورت
آباد جس کے دم سے تھا میرا آشیانا
آتی نہیں صدائیں اس کی مرے قفس میں
ہوتی مری رہائی اے کاش میرے بس میں

کیا بد نصیب ہوں میں گھر کو ترس رہا ہوں
ساتھی تو ہیں وطن میں میں قید میں پڑا ہوں
آئی بہار کلیاں پھولوں کی ہنس رہی ہیں
میں اس اندھیرے گھر میں قسمت کو رو رہا ہوں
اس قید کا الٰہی دُکھڑا کسے سُناؤں
ڈر ہے یہیں قفس میں میں غم سے مر نہ جاؤں

جب سے چمن چھٹا ہے یہ حال ہو گیا ہے
دل غم کو کھا رہا ہے غم دل کو کھا رہا ہے
گانا اسے سمجھ کر خوش ہوں نہ سننے والے
دُکھے ہوئے دلوں کی فریاد یہ صدا ہے
آزاد مجھ کو کر دے او قید کرنے والے
میں بے زباں ہوں قیدی تو چھوڑ کر دُعا لے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

خفتگانِ خاک سے استفسار

مہرِ روشن چھپ گیا، اُٹھی نقابِ روئے شام
شانۂ ہستی پہ ہے بکھرا ہوا گیسوئے شام

یہ سیہ پوشی کی تیاری کسی کے غم میں ہے
محفلِ قدرت مگر خورشید کے ماتم میں ہے

کر رہا ہے آسماں جادو لبِ گفتار پر!
ساحرِ شب کی نظر ہے دیدۂ بیدار پر

غوطہ زن دریائے خاموشی میں ہے موجِ ہوا
ہاں مگر اک دور سے آتی ہے آوازِ دار

دل کو ہے بیتابیٔ الفت میں دنیا سے نفور
کھینچ لایا ہے مجھے ہنگامۂ عالم سے دور

منظرِ حرماں نصیبی کا تماشائی ہوں میں
ہم نشینِ خفتگانِ کنجِ تنہائی ہوں میں

تھم ذرا بیتابیٔ دل! بیٹھ جانے دے مجھے
اور اس بستی پہ چار آنسو گرانے دے مجھے

اے مئے غفلت کے سر مستو! کہاں رہتے ہو تم؟
کچھ کہو اس دیس کی آخر جہاں رہتے ہو تم

وہ بھی حیرت خانۂ امروز و فردا ہے کوئی؟
اور پیکارِ عناصر کا تماشا ہے کوئی؟

آدمی واں بھی حصارِ غم میں ہے محصور کیا؟
اُس ولایت میں بھی ہے انساں کا دل مجبور کیا؟

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

واں بھی جل مرتا ہی سوزِ شمع پر پروانہ کیا؟ — اس چمن میں بھی گل و بلبل کا ہے افسانہ کیا؟
یاں تو اک مصرع میں پہلو سے نکل جاتا ہی دل — شعر کی گرمی سے کیا واں بھی پگھل جاتا ہی دل؟
رشتہ و پیوند یاں کے، جان کا آزار ہیں! — اُس گلستاں میں بھی کیا ایسے نکیلے خار ہیں؟
اس جہاں میں اک معیشت اور سو افتاد ہے — رُوح کیا اس دیس میں اس فکر سے آزاد ہے؟
کیا وہاں بجلی بھی ہے، دہقاں بھی ہے، خرمن بھی ہے — قافلے والے بھی ہیں؟ اندیشۂ رہزن بھی ہے؟
تنکے چنتے ہیں وہاں بھی آشیاں کے واسطے؟ — خشتِ گل کی فکر ہوتی ہے مکاں کے واسطے؟
واں بھی انساں اپنی اصلیت سے بیگانے ہیں کیا؟ — امتیازِ ملت و آئیں کے دیوانے ہیں کیا؟

واں بھی کیا فریادِ بلبل پر چمن روتا نہیں؟
اس جہاں کی طرح واں بھی دردِ دل ہوتا نہیں؟

باغ ہے فردوس یا اک منزلِ آرام ہے؟ — یا رخِ بے پردۂ حسنِ ازل کا نام ہے؟
کیا جہنم معصیت سوزی کی اک ترکیب ہے؟ — آگ کے شعلے میں پنہاں مقصدِ تادیب ہے؟
کیا عوض رفتار کے اس دیس میں پرواز ہے؟ — موت کہتے ہیں جسے اہلِ زمیں کیا راز ہے؟
اضطرابِ دل کا ساماں یاں کی ہست و بود ہے؟ — علمِ انساں اُس ولایت میں بھی محدود ہے؟

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

دید سے تسکین پاتا ہے دلِ مہجور بھی؟
لن ترانی کہہ رہے ہیں یا وہاں کے طور بھی؟

جستجو میں ہے وہاں بھی رُوح کو آرام کیا؟
واں بھی انساں ہے قتیلِ ذوقِ استفہام کیا؟

آہ! وہ کشور بھی تاریکی سے کیا معمور ہے؟
یا محبت کی تجلی سے سراپا نور ہے؟

تم بتا دو راز جو اس گنبدِ گرداں میں ہے
موت اک چبھتا ہوا کانٹا دلِ انساں میں ہے

شمع و پروانہ

پروانہ تجھ سے کرتا ہے اے شمع! پیار کیوں؟
یہ جانِ بے قرار ہے تجھ پر نثار کیوں؟

سیماب وار رکھتی ہے تیری ادا اسے
آدابِ عشق تو نے سکھائے ہیں کیا اسے؟

کرتا ہے یہ طواف تری جلوہ گاہ کا
پھونکا ہوا ہے کیا تری برقِ نگاہ کا؟

آزارِ موت میں اسے آرامِ جاں ہے کیا؟
شعلے میں تیرے زندگیِ جاوداں ہے کیا؟

غم خانۂ جہاں میں جو تیری ضیا نہ ہو
اس تفتہ دل کا نخلِ تمنا ہرا نہ ہو

گرنا ترے حضور میں اس کی نماز ہے
ننھے سے دل میں لذتِ سوز و گداز ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

کچھ اس میں جوشِ عاشقِ حسنِ قدیم ہے ۔۔۔ چھوٹا سا طور تو ہے یہ ذرا سا کلیم ہے

پروانہ اور ذوقِ تماشائے روشنی!
کیڑا ذرا سا اور تمنائے روشنی!

عقل و دل

عقل نے ایک دن یہ دل سے کہا ۔۔۔ بھولے بھٹکے کی رہنما ہوں میں
ہوں زمیں پر، گزر فلک پہ مرا ۔۔۔ دیکھ تو کس قدر رسا ہوں میں
کام دنیا میں رہبری ہے مرا ۔۔۔ مثلِ خضرِ خجستہ پا ہوں میں
ہوں مفسّر کتابِ ہستی کی ۔۔۔ مظہرِ شانِ کبریا ہوں میں
بوند اک خون کی ہے تو لیکن ۔۔۔ غیرتِ لعلِ بے بہا ہوں میں
دل نے سن کر کہا یہ سب سچ ہے ۔۔۔ پر مجھے بھی تو دیکھ کیا ہوں میں
رازِ ہستی کو تو سمجھتی ہے ۔۔۔ اور آنکھوں سے دیکھتا ہوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ہے تجھے واسطہ مظاہر سے
اور باطن سے آشنا ہوں میں

علم تجھ سے، تو معرفت مجھ سے
تو خدا جُو، خدا نما ہوں میں

علم کی انتہا ہے بے تابی
اس مرض کی مگر دوا ہوں میں

شمع تو محفلِ صداقت کی
حسن کی بزم کا دیا ہوں میں

تو زمان و مکاں سے رشتہ پا
طائرِ سدرہ آشنا ہوں میں

کس بلندی پہ ہے مقام مرا
عرش ربِّ جلیل کا ہوں میں

صدائے درد

جل رہا ہوں کل نہیں پڑتی کسی پہلو مجھے
ہاں ڈبو دے اے محیطِ آبِ گنگا تو مجھے

سر زمیں اپنی قیامت کی نفاق انگیز ہے
وصل کیسا یاں تو اک قربِ فراق آمیز ہے

بدلے یکرنگی کے یہ ناآشنائی ہے غضب!
ایک ہی خرمن کے دانوں میں جدائی ہے غضب

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

جس کے پھولوں میں اخوت کی ہوا آتی نہیں   اس چمن میں کوئی لطفِ نغمہ پیرائی نہیں

لذّتِ قربِ حقیقی پر مٹا جاتا ہوں میں
اختلاطِ موجہ و ساحل سے گھبراتا ہوں میں

دانۂ خرمن نما ہے شاعرِ معجز بیاں!   ہو نہ خرمن ہی تو اس دانے کی ہستی پھر کہاں
حسن ہو کیا خود نما جب کوئی مائل ہی نہ ہو   شمع کو جلنے سے کیا مطلب جو محفل ہی نہ ہو
ذوقِ گویائی خموشی سے بدلتا کیوں نہیں   میرے آئینے سے یہ جوہر نکلتا کیوں نہیں

کب زباں کھولی ہماری لذّتِ گفتار نے
پھونک ڈالا جب چمن کو آتشِ پیکار نے

آفتاب

(ترجمہ گایتری)

اے آفتاب! روحِ روانِ جہاں ہے تو   شیرازہ بندِ دفترِ کون و مکاں ہے تو

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

باعث ہے تو وجود و عدم کی نمود کا — ہے سبز تیرے دم سے چمن ہست و بود کا!

قائم یہ عنصروں کا تماشا تجھی سے ہے — ہر شے میں زندگی کا تقاضا تجھی سے ہے

ہر شے کو تیری جلوہ گری سے ثبات ہے — تیرا یہ سوز و ساز سراپا حیات ہے

وہ آفتاب جس سے زمانے میں نور ہے — دل ہے، خرد ہے، روحِ رواں ہے، شعور ہے

اے آفتاب! ہم کو ضیائے شعور دے — چشمِ خرد کو اپنی تجلّی سے نور دے

ہے محفلِ وجود کا ساماں طراز تو! — یزدانِ ساکنانِ نشیب و فراز تو

تیرا کمال ہستیِ ہر جاندار میں — تیری نمود سلسلۂ کوہسار میں

ہر چیز کی حیات کا پروردگار تو — زائیدگانِ نور کا ہے تاجدار تو

نے ابتدا کوئی، نہ کوئی انتہا تری
آزادِ قیدِ اوّل و آخر ضیا تری

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

شمع

بزمِ جہاں میں میں بھی ہوں اے شمع! دردمند
فریاد در گرہ صفتِ دانۂ سپند

دی عشق نے حرارتِ سوزِ دروں تجھے
اور گل فروشِ اشکِ شفق گوں کیا مجھے

ہو شمعِ بزمِ عیش کہ شمعِ مزار تو
ہر حال اشکِ غم سے رہی ہمکنار تو

یک بیں تری نظر صفتِ عاشقانِ راز
میری نگاہ مایۂ آشوبِ امتیاز

کعبے میں بتکدے میں ہے یکساں تری ضیا
میں امتیازِ دیر و حرم میں پھنسا ہوا

ہے شان آہ کی ترے دُودِ سیاہ میں
پوشیدہ کوئی دل ہے تری جلوہ گاہ میں

جلتی ہے تو کہ برقِ تجلی سے دور ہے
بیدرد تیرے سوز کو سمجھے کہ نور ہے

تو جل رہی ہے اور تجھے کچھ خبر نہیں!
بینا ہے اور سوزِ دروں پر نظر نہیں!

میں جوشِ اضطراب میں سیماب وار بھی
آگاہِ اضطرابِ دلِ بیقرار بھی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تھا یہ بھی کوئی ناز کسی بے نیاز کا
احساس دے دیا مجھے اپنے گداز کا

یہ آگہی مری مجھے رکھتی ہے بے قرار
خوابیدہ اس شرر میں ہیں آتشکدے ہزار
یہ امتیازِ رفعت و پستی اسی سے ہے!
گل میں مہک شراب میں مستی اسی سے ہے!

بستان و بلبل و گل و بو ہے یہ آگہی
اصلِ کشاکشِ من و تو ہے یہ آگہی

صبحِ ازل جو حسن ہوا دبستانِ عشق
آوازِ کُن ہوئی تپش آموزِ جانِ عشق
یہ حکم تھا کہ گلشنِ کُن کی بہار دیکھ
ایک آنکھ لیکے خوابِ پریشاں ہزار دیکھ
مجھ سے خبر نہ پوچھ حجابِ وجود کی!
شامِ فراق صبح تھی میری نمود کی
وہ دن گئے کہ قید سے میں آشنا نہ تھا
زیبِ درختِ طور مرا آشیانہ تھا
قیدی ہوں اور قفس کو چمن جانتا ہوں میں
غربت کے غمکدے کو وطن جانتا ہوں میں

یادِ وطن فسردگیٔ بے سبب بنی!
شوقِ نظر کبھی، کبھی ذوقِ طلب بنی!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ے شمع! انتہائے فریبِ خیال دیکھ — مسجودِ ساکنانِ فلک کا مآل دیکھ!
ون فراق کا ہوں، ثریا نشاں ہوں میں — آہنگِ طبعِ ناظمِ کون و مکاں ہوں میں
عا مجھے جو اس نے تو چاہی مری نمود — تحریر کر دیا سرِ دیوانِ ہست و بود
ر کو مشتِ خاک میں رہنا پسند ہے — بندش اگرچہ سست ہے، مضموں بلند ہے
م غلط نگر کا یہ سارا قصور ہے — عالم ظہورِ جلوۂ ذوقِ شعور ہے!
سلسلہ زماں و مکاں کا کمند ہے — طوقِ گلوئے حسنِ تماشا پسند ہے
ل کا اشتیاق ہے، گم کردہ راہ ہوں میں — اے شمع! میں اسیرِ فریبِ نگاہ ہوں
یاد آپ، حلقۂ دامِ ستم بھی آپ! — بامِ حرم بھی، طائرِ بامِ حرم بھی آپ!
حسن ہوں کہ عشقِ سراپا گداز ہوں — کھلتا نہیں کہ ناز ہوں میں یا نیاز ہوں

ہاں، آشنائے لب ہو نہ رازِ کہن کہیں
پھر چھڑ نہ جائے قصۂ دار و رسن کہیں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ایک آرزو

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یا رب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

شورش سے بھاگتا ہوں دل ڈھونڈتا ہے میرا
ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو

مرتا ہوں خامشی پر یہ آرزو ہے میری
دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو

آزاد فکر سے ہوں عزلت میں دن گزاروں
دنیا کے غم کا دل سے کانٹا نکل گیا ہو

لذت سرود کی ہو چڑیوں کے چہچہوں میں
چشمے کی شورشوں میں باجا سا بج رہا ہو

گل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا
ساغر ذرا سا گویا مجھکو جہاں نما ہو

ہو ہاتھ کا سرہانا سبزہ کا ہو بچھونا!
شرمائے جس سے جلوت خلوت میں وہ ادا ہو

مانوس اس قدر ہو صورت سے میری بلبل
ننھے سے دل میں اسکے کھٹکا نہ کچھ مرا ہو

صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو

ہو دلفریب ایسا کہسار کا نظارہ
پانی بھی موج بن کر اُٹھ اُٹھ کے دیکھتا ہو

آغوش میں زمیں کی سویا ہوا ہو سبزہ
پھر پھر کے جھاڑیوں میں پانی چمک رہا ہو

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

مہندی لگائے سورج جب شام کی دلہن کو!
سرخی لیے سنہری ہر پھول کی قبا ہو

راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تھک کے جس دم
اُمید ان کی میرا ٹوٹا ہوا دیا ہو

بجلی چمک کے ان کو کٹیا مری دکھا دے
جب آسماں پہ ہر سو بادل گھرا ہوا ہو

پچھلے پہر کی کوئل، وہ صبح کی مؤذّن
میں اس کا ہمنوا ہوں، وہ میری ہمنوا ہو

کانوں پہ ہو نہ میرے دیر و حرم کا احساں
روزن ہی جھونپڑی کا مجھ کو سحر نما ہو

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے
رونا مرا وضو ہو، نالہ مری دعا ہو

اس خامشی میں جائیں اتنے بلند نالے
تاروں کے قافلے کو میری صدا درا ہو

ہر دردمند دل کو رونا مرا رُلا دے
بیہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

آفتابِ صبح

شورشِ میخانۂ انساں سے بالاتر ہے تو
زینتِ بزمِ فلک ہو جس سے وہ ساغر ہے تو
ہو دُرِ گوشِ عروسِ صبح وہ گوہر ہے تو
جس پہ سیمائے افق نازاں ہو وہ زیور ہے تو

صفحۂ ایام سے داغِ مدادِ شب مٹا
آسماں سے نقشِ باطل کی طرح کوکب مٹا

حسن تیرا جب ہوا بامِ فلک سے جلوہ گر
آنکھ سے اُڑتا ہے یکدم خواب کی مے کا اثر
نور سے معمور ہو جاتا ہے دامانِ نظر
کھولتی ہے چشمِ ظاہر کو ضیا تیری مگر

ڈھونڈتی ہیں جس کو آنکھیں وہ تماشا چاہیے
چشمِ باطن جس سے کھل جائے وہ جلوا چاہیے

شوقِ آزادی کے دنیا میں نہ نکلے حوصلے
زندگی بھر قید زنجیرِ تعلق میں رہے
زیر و بالا ایک ہیں تیری نگاہوں کیلئے
آرزو ہے کچھ اسی چشمِ تماشا کی مجھے
آنکھ میری اور کے غم میں سرشک آباد ہو
امتیازِ ملت و آئیں سے دل آزاد ہو!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ستہ رنگِ خصوصیت نہ ہو میری زباں　　نوعِ انساں قوم ہو میری وطن میرا جہاں
دیدۂ باطن پہ رازِ نظمِ قدرت ہو عیاں　　ہو شناسائے فلک شمعِ تخیل کا دھواں

عقدۂ اضداد کی کاوش نہ تڑپائے مجھے
حسنِ عشق انگیز ہر شے میں نظر آئے مجھے

صدمہ آ جائے ہوا سے گل کی پتی کو اگر　　اشک بن کر میری آنکھوں سے ٹپک جائے اثر
دل میں ہو سوزِ محبت کا وہ چھوٹا سا شرر　　نور سے جس کے ملے رازِ حقیقت کی خبر

شاہدِ قدرت کا آئینہ ہو دل میرا نہ ہو
سر میں جز ہمدردیِ انساں کوئی سودا نہ ہو

تو اگر زحمت کشِ ہنگامۂ عالم نہیں　　یہ فضیلت کا نشاں اے نیرِ اعظم نہیں!
پنے حسنِ عالم آرا سے جو تو محرم نہیں　　ہمسرِ یک ذرۂ خاکِ درِ آدم نہیں!

نور مسجودِ ملک گرمِ تماشا ہی رہا!
اور تو منت پذیرِ صبحِ فردا ہی رہا!

رزو نورِ حقیقت کی ہمارے دل میں ہے　　لیلیٰ ذوقِ طلب کا گھر اسی محمل میں ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

کس قدر لذت کشودِ عقدۂ مشکل میں ہے
لطفِ صد حاصل ہماری سعیِ بے حاصل میں ہے

دردِ استفہام سے واقف ترا پہلو نہیں
جستجوئے رازِ قدرت کا شناسا تو نہیں

دردِ عشق

اے دردِ عشق! ہے گہرِ آبدار تو
نامحرموں میں دیکھ نہ ہو آشکار تو

پنہاں تہِ نقاب تری جلوہ گاہ ہے
ظاہر پرست محفلِ نو کی نگاہ ہے!

آئی نئی ہوا چمنِ ہست و بود میں
اے دردِ عشق! اب نہیں لذت نمود میں

ہاں! خود نمائیوں کی تجھے جستجو نہ ہو!
منت پذیر نالۂ بلبل کا تو نہ ہو!

خالی شرابِ عشق سے لالے کا جام ہو
پانی کی بوند گریۂ شبنم کا نام ہو!

پنہاں درونِ سینہ کہیں راز ہو ترا
اشکِ جگر گداز نہ غمّاز ہو ترا!

گویا زبانِ شاعرِ رنگیں بیاں نہ ہو
آوازِ نے میں شکوۂ فرقت نہاں نہ ہو

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

یہ دورِ نکتہ چیں ہے کہیں چھپ کے بیٹھ رہ
جس دل میں تو مکیں ہے وہیں چھپ کے بیٹھ رہ

غافل ہے تجھ سے حیرتِ علمِ آفریدہ دیکھ
جویا نہیں تری نگہِ نارسیدہ دیکھ!

رہنے دے جستجو میں خیالِ بلند کو!
حیرت میں چھوڑ دیدۂ حکمت پسند کو!

جس کی بہار تو ہو یہ ایسا چمن نہیں
قابل تری نمود کے یہ انجمن نہیں

یہ انجمن ہے کشتۂ نظارۂ مجاز
مقصد تری نگاہ کا خلوت سرائے راز

ہر دل مئے خیال کی مستی سے چور ہے
کچھ اور آجکل کے کلیموں کا طور ہے

گلِ پژمردہ

کس زباں سے اے گلِ پژمردہ تجھ کو گل کہوں؟
کس طرح تجھ کو تمنائے دلِ بلبل کہوں؟

تھی کبھی موجِ صبا گہوارۂ جنباں ترا
نام تھا صحنِ گلستاں میں گلِ خنداں ترا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تیرے احساں کا نسیم صبح کو اقرار تھا
باغ تیرے دم سے گویا طبلۂ عطار تھا

تجھ پہ برساتا ہے شبنم دیدۂ گریاں مرا
ہے نہاں تیری اداسی میں دلِ ویراں مرا

میری بربادی کی ہے چھوٹی سی اک تصویر تو
خواب میری زندگی تھی جس کی ہے تعبیر تو

ہمچو نے از نیستانِ خود حکایت می کنم
بشنو اے گل! از جدائیہا شکایت می کنم

سید کی لوحِ تربت

اے کہ تیرا مرغِ جاں تارِ نفس میں ہے اسیر
اے کہ تیری روح کا طائر قفس میں ہے اسیر

اس چمن کے نغمہ پیراؤں کی آزادی تو دیکھ
شہر جو اجڑا ہوا تھا اس کی آبادی تو دیکھ

فکر رہتی تھی مجھے جس کی وہ محفل ہے یہی
صبر و استقلال کی کھیتی کا حاصل ہے یہی

سنگِ تربت ہے مرا گرویدۂ تقریر دیکھ
چشمِ باطن سے ذرا اس لوح کی تحریر دیکھ

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مدعا تیرا اگر دنیا میں ہے تعلیمِ دیں
ترکِ دنیا قوم کو اپنی نہ سکھلانا کہیں

وا نہ کرنا فرقہ بندی کے لئے اپنی زباں
چھپ کے ہے بیٹھا ہوا ہنگامۂ محشر یہاں

وصل کے اسباب پیدا ہوں تری تحریر سے
دیکھ! کوئی دل نہ دکھ جائے تری تقریر سے

محفلِ نَو میں پرانی داستانوں کو نہ چھیڑ
رنگ پر جو اب نہ آئیں ان فسانوں کو نہ چھیڑ

تو اگر کوئی مدبر ہے تو سن میری صدا
ہے دلیری دستِ اربابِ سیاست کا عصا

عرضِ مطلب سے جھجک جانا نہیں زیبا تجھے
نیک ہے نیت اگر تیری تو کیا پروا تجھے

بندۂ مومن کا دل بیم و ریا سے پاک ہے
قوتِ فرماں روا کے سامنے بیباک ہے

ہو اگر ہاتھوں میں تیرے خامۂ معجز رقم
شیشۂ دل ہو اگر تیرا مثالِ جامِ جم

پاک رکھ اپنی زباں تلمیذِ رحمانی ہے تو!
ہو نہ جائے دیکھنا تیری صدا بے آبرو!

سونے والوں کو جگا دے شعر کے اعجاز سے
خرمنِ باطل جلا دے شعلۂ آواز سے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ماہِ نو

ٹوٹ کر خورشید کی کشتی ہوئی غرقابِ نیل
ایک ٹکڑا تیرتا پھرتا ہے روئے آبِ نیل

طشتِ گردوں میں ٹپکتا ہے شفق کا خونِ ناب
نشترِ قدرت نے کیا کھولی ہے فصدِ آفتاب؟

چرخ نے بالی چُرا لی ہے عروسِ شام کی؟
نیل کے پانی میں یا مچھلی ہے سیمِ خام کی؟

قافلہ تیرا رواں بے منّتِ بانگِ درا
گوشِ انساں سن نہیں سکتا تری آوازِ پا

گھٹنے بڑھنے کا سماں آنکھوں کو دکھلاتا ہے تو!
ہے وطن تیرا کدھر؟ کس دیس کو جاتا ہے تو؟

ساتھ اے سیارۂ ثابت نما لے چل مجھے
خارِ حسرت کی خلش رکھتی ہے اب بے کل مجھے

نور کا طالب ہوں گھبراتا ہوں اس بستی میں میں
طفلکِ سیماب پا ہوں مکتبِ ہستی میں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

انسان اور بزمِ قدرت

صبح خورشیدِ درخشاں کو جو دیکھا میں نے
بزمِ معمورۂ ہستی سے یہ پوچھا میں نے

پرتوِ مہر کے دم سے ہے اُجالا تیرا!
سیمِ سیال ہے پانی ترے دریاؤں کا

مہر نے نور کا زیور تجھے پہنایا ہے!
تیری محفل کو اسی شمع نے چمکایا ہے!

گل و گلزار ترے خلد کی تصویریں ہیں
یہ سبھی سورۂ وَالشمس کی تفسیریں ہیں

سُرخ پوشاک ہے پھولوں کی، درختوں کی ہری
تیری محفل میں کوئی سبز کوئی لال پری

ہے ترے خیمۂ گردوں کی طلائی جھالر
بدلیاں لال سی آتی ہیں اُفق پر جو نظر!

کیا بھلی لگتی ہے آنکھوں کو شفق کی لالی
مئے گلرنگ خمِ شام میں تو نے ڈالی

رتبہ تیرا ہے بڑا، شان بڑی ہے تیری
پردۂ نور میں مستور ہے ہر شے تیری

صبح اک گیت سراپا ہے تری سطوت کا
زیرِ خورشید نشاں تک بھی نہیں ظلمت کا

میں بھی آباد ہوں اس نور کی بستی میں مگر
جل گیا پھر مری تقدیر کا اختر کیونکر؟

نور سے دور ہوں ظلمت میں گرفتار ہوں میں
کیوں سیہ روز، سیہ بخت، سیہ کار ہوں میں؟

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

میں یہ کہتا تھا کہ آواز کہیں سے آئی
بامِ گردوں سے وہ یا صحنِ زمیں سے آئی!

ہے ترے نور سے وابستہ مری بود و نبود
باغباں ہے تری ہستی پئے گلزارِ وجود

انجمن حسن کی ہے تو، تری تصویر ہوں میں
عشق کا تو ہے صحیفہ، تری تفسیر ہوں میں

میرے بگڑے ہوئے کاموں کو بنایا تو نے!
بار جو مجھ سے نہ اٹھا، وہ اٹھایا تو نے

نورِ خورشید کی محتاج ہے ہستی میری
اور بے منتِ خورشید چمک ہے تیری

ہو نہ خورشید تو ویراں ہو گلستاں میرا
منزلِ عیش کی جا، نام ہو زنداں میرا

آہ! اے رازِ عیاں کے نہ سمجھنے والے
حلقۂ دامِ تمنا میں اُلجھنے والے

ہائے غفلت! کہ تری آنکھ ہے پابندِ مجاز
ناز زیبا تھا تجھے، تو ہے مگر گرمِ نیاز

تو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے!
نہ سیہ روز رہے پھر نہ سیہ کار رہے!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

پیامِ صبح!

(ماخوذ از لانگ فیلو)

اجالا جب ہوا رخصت جبینِ شب کی افشاں کا
نسیمِ زندگی پیغام لائی صبحِ خنداں کا

جگایا بلبلِ رنگیں نوا کو آشیانے میں
کنارے کھیت کے شانہ ہلایا اس نے دہقاں کا

طلسمِ ظلمتِ شب سورۂ والنور سے توڑا
اندھیرے میں اڑایا تاجِ زر شمعِ شبستاں کا

پڑھا خوابیدگانِ دیر پر افسونِ بیداری
برہمن کو دیا پیغام خورشیدِ درخشاں کا

ہوئی بامِ حرم پر آ کے یوں گویا مؤذّن سے
نہیں کھٹکا ترے دل میں نمودِ مہرِ تاباں کا

پکاری اس طرح دیوارِ گلشن پر کھڑے ہو کر
چٹک او غنچۂ گل! تو مؤذّن ہے گلستاں کا

دیا یہ حکم صحرا میں چلو اے قافلہ والو!
چمکنے کو ہے جگنو بن کے ہر ذرّہ بیاباں کا

سوئے گورِ غریباں جب گئی زندوں کی بستی سے
تو یوں بولی نظارہ دیکھ کر شہرِ خموشاں کا

ابھی آرام سے لیٹے رہو میں پھر بھی آؤں گی
سلا دوں گی جہاں کو خواب سے تم کو جگا دوں گی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

عشق اور موت

(ماخوذ از ٹینیسن)

سہانی نمودِ جہاں کی گھڑی تھی   تبسّم فشاں زندگی کی کلی تھی
کہیں مہر کو تاجِ زر مل رہا تھا   عطا چاند کو چاندنی ہو رہی تھی
سیہ پیرہن شام کو دے رہے تھے   ستاروں کو تعلیمِ تابندگی تھی
کہیں شاخِ ہستی کو لگتے تھے پتّے   کہیں زندگی کی کلی پھوٹتی تھی
فرشتے سکھاتے تھے شبنم کو رونا   ہنسی گل کو پہلے پہل آ رہی تھی
عطا درد ہوتا تھا شاعر کے دل کو   خودی تشنہ کامِ مئے بیخودی تھی
اُٹھی اوّل اوّل گھٹا کالی کالی   کوئی حور چوٹی کو کھولے کھڑی تھی

زمیں کو تھا دعوےٰ کہ میں آسماں ہوں
مکاں کہہ رہا تھا کہ میں لامکاں ہوں

غرض اس قدر یہ نظارہ تھا پیارا   کہ نظارگی ہو سراپا نظارا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ملک آزماتے تھے پرواز اپنی　　جبینوں سے نورِ ازل آشکارا
فرشتہ تھا اک عشق تھا نام جس کا　　کہ تھی رہبری اس کی سب کا سہارا
فرشتہ کہ پتلا تھا بیتابیوں کا　　ملک کا ملک اور پارے کا پارا
پئے سیرِ فردوس کو جا رہا تھا　　قضا سے ملا راہ میں وہ قضارا
یہ پوچھا "ترا نام کیا؟ کام کیا ہے؟"　　نہیں آنکھ کو دید تیری گوارا
ہوا سن کے گویا قضا کا فرشتہ　　اجل ہوں، مرا کام ہے آشکارا
اڑاتی ہوں میں رختِ ہستی کے پرزے　　بجھاتی ہوں میں زندگی کا شرارا
مری آنکھ میں جادوئے نیستی ہے　　پیام صبح ہے اسی کا اشارا
مگر ایک ہستی ہے دنیا میں ایسی　　وہ آتش ہے میں سامنے اسکے پارا
شرر بن کے رہتی ہے انساں کے دل میں　　وہ ہے نورِ مطلق کی آنکھوں کا تارا
ٹپکتی ہے آنکھوں سے بن بن کے آنسو　　وہ آنسو کہ ہو جن کی تلخی گوارا
سنی عشق نے گفتگو جب قضا کی　　ہنسی اس کے لب پہ ہوئی آشکارا
گری اس تبسم کی بجلی اجل پہ　　اندھیرے کا ہو نور میں کیا گزارا!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

بقا کو جو دیکھا فنا ہو گئی وہ
قضا تھی، شکارِ قضا ہو گئی وہ

زہد اور رندی

ایک مولوی صاحب کی سناتا ہوں کہانی!
تیزی نہیں منظور طبیعت کی دکھانی

شہرہ تھا بہت آپ کی صوفی منشی کا
کرتے تھے ادب ان کا اعالی و ادانی

کہتے تھے کہ پنہاں ہے تصوف میں شریعت
جس طرح کہ الفاظ میں مضمر ہوں معانی

لبریز مئے زہد سے تھی دل کی صراحی!
تھی تہ میں کہیں دُردِ خیالِ ہمہ دانی

کرتے تھے بیاں آپ کرامات کا اپنی
منظور تھی تعداد مریدوں کی بڑھانی

مدت سے رہا کرتے تھے ہمسائے میں میرے
تھی رند سے زاہد کی ملاقات پرانی

حضرت نے مرے ایک شناسا سے یہ پوچھا
اقبال کہ ہے قمریٔ شمشادِ معانی

پابندیٔ احکامِ شریعت میں ہے کیسا؟
گو شعر میں ہے رشکِ کلیمِ ہمدانی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

سنتا ہوں کہ کافر نہیں ہندو کو سمجھتا — ہے ایسا عقیدہ اثرِ فلسفہ دانی
ہے اس کی طبیعت میں تشیع بھی ذرا سا — تفضیلِ علیؓ ہم نے سنی اس کی زبانی
سمجھا ہے کہ ہے راگ عبادات میں داخل — مقصود ہے مذہب کی مگر خاک اڑانی
کچھ عار اسے حسن فروشوں سے نہیں ہے — عادت یہ ہمارے شعرا کی ہے پرانی
گانا جو ہے شب کو تو سحر کو ہے تلاوت — اس رمز کے اب تک نہ کھلے ہم پہ معانی
لیکن یہ سنا اپنے مریدوں سے ہے میں نے — بے داغ ہے مانندِ سحر اس کی جوانی
مجموعۂ اضداد ہے اقبال نہیں ہے! — دل دفترِ حکمت ہے طبیعت خفقانی
رندی سے بھی آگاہ شریعت سے بھی واقف! — پوچھو جو تصوف کی تو منصور کا ثانی
اس شخص کی ہم پر تو حقیقت نہیں کھلتی — ہو گا یہ کسی اور ہی اسلام کا بانی
القصہ بہت طول دیا وعظ کو اپنے — تا دیر رہی آپ کی یہ نغز بیانی
اس شہر میں جو بات ہو اڑ جاتی ہے سب میں — میں نے بھی سنی اپنے احبا کی زبانی
اک دن جو سرِ راہ ملے حضرت زاہد — پھر چھڑ گئی باتوں میں وہی بات پرانی
فرمایا، شکایت وہ محبت کے سبب تھی — تھا فرض مرا راہ شریعت کی دکھانی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

میں نے یہ کہا کوئی گلہ مجھکو نہیں ہے
یہ آپ کا حق تھا زرہِ قربِ مکانی

خم ہے سرِ تسلیم مرا آپ کے آگے
پیری ہے تواضع کے سبب میری جوانی

گر آپ کو معلوم نہیں میری حقیقت
پیدا نہیں کچھ اس سے قصورِ ہمدانی

میں خود بھی نہیں اپنی حقیقت کا شناسا
گہرا ہے مرے بحرِ خیالات کا پانی

مجھ کو بھی تمنا ہے کہ اقبال کو دیکھوں
کی اس کی جدائی میں بہت اشک فشانی

اقبال بھی اقبال سے آگاہ نہیں ہے
کچھ اس میں تمسخر نہیں، واللہ نہیں ہے

شاعر

قوم گویا جسم ہے، افراد ہیں اعضائے قوم
منزلِ صنعت کے رہ پیما ہیں دست و پائے قوم
محفلِ نظمِ حکومت، چہرۂ زیبائے قوم
شاعرِ رنگیں نوا ہے دیدۂ بینائے قوم

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مبتلائے درد کوئی عضو ہو، روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

دل

قصۂ دار و رسن بازیٔ طفلانۂ دل — التجائے ارنی سرخیٔ افسانۂ دل

یارب! اس ساغرِ لبریز کی مے کیا ہوگی — جادۂ ملکِ بقا ہے خطِ پیمانۂ دل

ابرِ رحمت تھا کہ تھی عشق کی بجلی یارب — جل گئی مزرعۂ ہستی تو اگا دانۂ دل

حسن کا گنجِ گرانمایہ تجھے مل جاتا! — تو نے فرہاد! نہ کھودا کبھی ویرانۂ دل

عرش کا ہے کبھی کعبہ کا ہے دھوکا اس پر — کس کی منزل ہے الٰہی! مرا کاشانۂ دل

اس کو اپنا ہی جنوں اور مجھے سودا اپنا — دل کسی اور کا دیوانہ ہے دیوانۂ دل

تو سمجھتا نہیں اے زاہدِ ناداں! اس کو — رشکِ صد سجدہ ہے اک لغزشِ مستانۂ دل

خاک کے ڈھیر کو اکسیر بنا دیتی ہے — وہ اثر رکھتی ہے خاکسترِ پروانۂ دل

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

عشق کے دام میں پھنس کر یہ رہا ہوتا ہے
برق گرتی ہے تو یہ نخل ہرا ہوتا ہے

موجِ دریا

مضطرب رکھتا ہے میرا دلِ بیتاب مجھے
عین ہستی ہے تڑپ صورتِ سیماب مجھے
موج ہے نام مرا، بحر ہے پایاب مجھے
ہو نہ زنجیر کبھی حلقۂ گرداب مجھے

آب میں مثلِ ہوا جاتا ہے توسن میرا
خارِ ماہی سے نہ اٹکا کبھی دامن میرا

میں اچھلتی ہوں کبھی جذبِ مہِ کامل سے
جوش میں سر کو پٹکتی ہوں کبھی ساحل سے
ہوں وہ رہرو کہ محبت ہے مجھے منزل سے
کیوں تڑپتی ہوں، یہ پوچھے کوئی میرے دل سے

زحمتِ تنگیِ دریا سے گریزاں ہوں میں
وسعتِ بحر کی فرقت میں پریشاں ہوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

رخصت اے بزمِ جہاں!

(ماخوذ از ایمرسن)

رخصت اے بزمِ جہاں! سوئے وطن جاتا ہوں میں
آہ! اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں
بسکہ میں افسردہ دل ہوں درخورِ محفل نہیں
تو مرے قابل نہیں ہے، میں ترے قابل نہیں
قید ہے دربارِ سلطان و شبستانِ وزیر
توڑ کر نکلے گا زنجیرِ طلائی کا اسیر
گو بڑی لذت تری ہنگامہ آرائی میں ہے
اجنبیت سی مگر تیری شناسائی میں ہے
مدتوں تیرے خود آراؤں سے ہم صحبت رہا
مدتوں بے تاب موجِ بحر کی صورت رہا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مدتوں بیٹھا ترے ہنگامۂ عشرت میں میں
روشنی کی جستجو کرتا رہا ظلمت میں میں

مدتوں ڈھونڈا کیا نظارۂ گل خار میں
آہ! وہ یوسف نہ ہاتھ آیا ترے بازار میں

چشمِ حیران ڈھونڈتی اب اور نظارے کو ہے
آرزو ساحل کی مجھ طوفان کے مارے کو ہے

چھوڑ کر مانندِ بو، تیرا چمن جاتا ہوں میں
رخصت اے بزمِ جہان سوئے وطن جاتا ہوں میں

گھر بنایا ہے سکوتِ دامنِ کہسار میں
آہ! یہ لذت کہاں موسیقیٔ گفتار میں

ہمنشینِ نرگسِ شہلا، رفیقِ گل ہوں میں
ہے چمن میرا وطن، ہمسایۂ بلبل ہوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

شام کو آوازِ چشموں کی سلاتی ہو مجھے
صبح فرشِ سبز سے کوئل جگاتی ہے مجھے

بزمِ ہستی میں ہے سب کو محفل آرائی پسند
ہے دلِ شاعر کو لیکن کنج تنہائی پسند!

ہے جنوں مجھکو کہ گھبراتا ہوں آبادی میں میں
ڈھونڈتا پھرتا ہوں کس کو کوہ کی وادی میں میں
شوق کس کا سبزہ زاروں میں پھراتا ہے مجھے
اور چشموں کے کناروں پہ سلاتا ہے مجھے
طعنہ زن ہے تو کہ شیدا کنج عزلت کا ہوں میں
دیکھ اے غافل! پیامی بزم قدرت کا ہوں میں
ہموطن شمشاد کا، قمری کا میں ہمراز ہوں
اس چمن کی خامشی میں گوش بر آواز ہوں!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

کچھ جو سنتا ہوں تو اوروں کو سنانے کیلئے
دیکھتا ہوں کچھ تو اوروں کو دکھانے کیلئے
عاشقِ عزلت ہے دل، نازاں ہوں اپنے گھر پہ میں
خندہ زن ہوں مسندِ دارا و اسکندر پہ میں
لیٹنا زیرِ شجر رکھتا ہے جادو کا اثر
شام کے تارے پہ جب پڑتی ہو رہ رہ کر نظر
علم کے حیرت کدے میں ہے کہاں اسکی نمود
گل کی پتی میں نظر آتا ہے رازِ ہست و بود

طفلِ شیر خوار

میں نے چاقو تجھ سے چھینا ہے تو چلاتا ہے تو
مہرباں ہوں میں، مجھے نامہرباں سمجھا ہے تو؟

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

پھر پڑا روئے گا اے نو واردِ اقلیمِ غم
چُبھ نہ جائے دیکھنا! باریک ہے نوکِ قلم

آہ! کیوں دُکھ دینے والی شے سے تجھ کو پیار ہے
کھیل اس کاغذ کے ٹکڑے سے یہ بے آزار ہے

گیند ہے تیری کہاں؟ چینی کی بلّی ہے کدھر؟
وہ ذرا سا جانور ٹوٹا ہوا ہے جس کا سر

تیرا آئینہ تھا آزادِ غبارِ آرزو!
آنکھ کھلتے ہی چمک اُٹھا شرارِ آرزو

ہاتھ کی جنبش میں، طرزِ دید میں پوشیدہ ہے
تیری صورت آرزو بھی تیری نوزائیدہ ہے

زندگانی ہے تری آزادِ قیدِ امتیاز
تیری آنکھوں پر ہویدا ہے مگر قدرت کا راز

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

جب کسی شے پر بگڑ کر مجھ سے چلاتا ہے تو
کیا تماشا ہے ردی کاغذ سے من جاتا ہے تو

آہ! اس عادت میں ہم آہنگ ہوں میں بھی ترا
تو تلوّن آشنا، میں بھی تلوّن آشنا

عارضی لذت کا شیدائی ہوں، چلاتا ہوں میں
جلد آ جاتا ہے غصہ، جلد من جاتا ہوں میں

میری آنکھوں کو لبھا لیتا ہے حسنِ ظاہری
کم نہیں کچھ تیری نادانی سے نادانی مری

تیری صورت گاہ گریاں گاہ خنداں میں بھی ہوں
دیکھنے کو نوجواں ہوں طفلِ ناداں میں بھی ہوں!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تصویرِ درد

نہیں منّت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے، بے زبانی ہے زباں میری

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

اٹھائے کچھ ورق لالے نے، کچھ نرگس نے کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

اُڑا لی قمریوں نے، طوطیوں نے، عندلیبوں نے
چمن والوں نے مل کر لوٹ لی طرزِ فغاں میری

ٹپک اے شمع! آنسو بن کر پروانے کی آنکھوں سے
سراپا درد ہوں، حسرت بھری ہے داستاں میری

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

آلہٰی! پھر مزا کیا ہے یہاں دنیا میں رہنے کا؟
حیاتِ جاوداں میری نہ مرگِ ناگہاں میری

مرا رونا نہیں، رونا ہے یہ سارے گلستاں کا
وہ گل ہوں میں، خزاں ہر گل کی ہے گویا خزاں میری

"دریں حسرت سرا عمریست افسونِ جرس دارم
ز فیضِ دل طپیدن ہا خروشِ بے نفس دارم"

ریاضِ دہر میں ناآشنائے بزمِ عشرت ہوں
خوشی روتی ہے جس کو، میں وہ محرومِ مسرت ہوں

مری بگڑی ہوئی تقدیر کو روتی ہے گویائی
میں حرفِ زیرِ لب شرمندۂ گوشِ سماعت ہوں

پریشاں ہوں میں مشتِ خاک، لیکن کچھ نہیں کھلتا
سکندر ہوں کہ آئینہ ہوں یا گردِ کدورت ہوں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

یہ سب کچھ ہے مگر ہستی مری مقصد ہے قدرت کا
سراپا نور ہو جس کی حقیقت، میں وہ ظلمت ہوں

خزینہ ہوں، چھپایا مجھ کو مشتِ خاکِ صحرا نے
کسی کو کیا خبر ہے میں کہاں ہوں کس کی دولت ہوں

نظر میری نہیں ممنونِ سیرِ عرصۂ ہستی!
میں وہ چھوٹی سی دنیا ہوں کہ آپ اپنی ولایت ہوں

نہ صہبا ہوں، نہ ساقی ہوں، نہ مستی ہوں، نہ پیمانہ
میں اس میخانۂ ہستی میں ہر شے کی حقیقت ہوں

مجھے رازِ دو عالم دل کا آئینہ دکھاتا ہے
وہی کہتا ہوں جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے

عطا ایسا بیاں مجھ کو ہوا رنگیں بیانوں میں
کہ بامِ عرش کے طائر ہیں میرے ہمزبانوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

اثر یہ بھی ہے اک میرے جنونِ فتنہ ساماں کا
مرا آئینۂ دل ہے قضا کے راز دانوں میں

رلاتا ہے ترا نظارا اے ہندوستاں مجھ کو
کہ عبرت خیز ہے تیرا فسانہ سب فسانوں میں

دیا رونا مجھے ایسا کہ سب کچھ دے دیا گویا
لکھا کلکِ ازل نے مجھ کو تیرے نوحہ خوانوں میں

نشانِ برگِ گل تک بھی نہ چھوڑ اس باغ میں گلچیں
تری قسمت سے رزم آرائیاں ہیں باغبانوں میں

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

سن اے غافل صدا میری! یہ ایسی چیز ہے جس کو
وظیفہ جان کر پڑھتے ہیں طائر بوستانوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

وطن کی فکر کر ناداں! مصیبت آنے والی ہے
تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

ذرا دیکھ اس کو جو کچھ ہو رہا ہے، ہونے والا ہے
دھرا کیا ہے بھلا عہدِ کہن کی داستانوں میں؟

یہ خاموشی کہاں تک؟ لذّتِ فریاد پیدا کر!
زمیں پر تُو ہو، اور تیری صدا ہو آسمانوں میں

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

یہی آئینِ قدرت ہے، یہی اسلوبِ فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل میں گامزن محبوبِ فطرت ہے

ہویدا آج اپنے زخمِ پنہاں کر کے چھوڑوں گا
لہو رو رو کے محفل کو گلستاں کر کے چھوڑوں گا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

جلا ہے مجھے ہر شمعِ دل کو سوزِ پنہاں سے
تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا

مگر غنچوں کی صورت ہوں دلِ درد آشنا پیدا
چمن میں مشتِ خاک اپنی پریشاں کر کے چھوڑوں گا

پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کو
جو مشکل ہے، تو اس مشکل کو آساں کر کے چھوڑوں گا

مجھے اے ہمنشیں! رہنے دے شغلِ سینہ کاوی میں
کہ میں داغِ محبت کو نمایاں کر کے چھوڑوں گا

دکھا دوں گا جہاں کو جو مری آنکھوں نے دیکھا ہے
تجھے بھی صورتِ آئینہ حیراں کر کے چھوڑوں گا

جو ہے پردوں میں پنہاں، چشمِ بینا دیکھ لیتی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

کیا رفعت کی لذت سے نہ دل کو آشنا تو نے
گزاری عمر پستی میں مثالِ نقشِ پا تو نے
رہا دل بستۂ محفل مگر اپنی نگاہوں کو
کیا بیرونِ محفل سے نہ حیرت آشنا تو نے
فدا کرتا رہا دل کو حسینوں کی اداؤں پہ
مگر دیکھی نہ اس آئینے میں اپنی ادا تو نے
تعصب چھوڑ ناداں! دہر کے آئینہ خانے میں
یہ تصویریں ہیں تیری جن کو سمجھا ہے بُرا تو نے
سراپا نالۂ بیدادِ سوزِ زندگی ہو جا!
سپند آسا گرہ میں باندھ رکھی ہے صدا تو نے
صفائے دل کو کیا آرائشِ رنگِ تعلق سے
کفِ آئینہ پر باندھی ہے او ناداں! حنا تو نے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

زمیں کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطرِ قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے

زباں سے گر کیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل
بنایا ہے بتِ پندار کو اپنا خدا تو نے

کنوئیں میں تو نے یوسف کو جو دیکھا بھی تو کیا دیکھا
ارے غافل! جو مطلق تھا مقیّد کر دیا تو نے

ہوس بالائے منبر ہے تجھے رنگیں بیانی کی
نصیحت بھی تری صورت ہے اک افسانہ خوانی کی

دکھا وہ حسنِ عالم سوز اپنی چشمِ پرنم کو!
جو تڑپاتا ہے پروانے کو، رلواتا ہے شبنم کو!

ترا نظارہ ہی اے بوالہوس! مقصد نہیں اس کا
بنایا ہے کسی نے کچھ سمجھ کر چشمِ آدم کو!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

اگر دیکھا بھی اس نے سارے عالم کو تو کیا دیکھا
نظر آئی نہ کچھ اپنی حقیقت جام سے جم کو!

شجر ہے فرقہ آرائی، تعصب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو

نہ اٹھا جذبۂ خورشید سے اک برگ گل تک بھی!
یہ رفعت کی تمنا ہے کہ لے اڑتی ہے شبنم کو

پھرا کرتے نہیں مجروح الفت فکر درماں میں
یہ زخمی آپ کر لیتے ہیں پیدا اپنی مرہم کو

محبت کے شرر سے دل سراپا نور ہوتا ہے
ذرا سے بیج سے پیدا ریاض طور ہوتا ہے

دوا ہر دکھ کی ہے مجروح تیغ آرزو رہنا
علاج زخم ہے آزاد احسان رفو رہنا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

شرابِ بیخودی سے تا فلک پرواز ہے میری
شکستِ رنگ سے سیکھا ہے میں نے بن کے بو رہنا

تھمے کیا دیدۂ گریاں وطن کی نوحہ خوانی میں
عبادت چشمِ شاعر کی ہے ہر دم با وضو رہنا

بنائیں کیا سمجھ کر شاخِ گل پر آشیاں اپنا
چمن میں آہ! کیا رہنا جو ہو بے آبرو رہنا

جو تو سمجھے تو آزادی ہے پوشیدہ محبت میں
غلامی ہے اسیرِ امتیازِ ما و تو رہنا

یہ استغنا ہے پانی میں نگوں رکھتا ہے ساغر کو
تجھے بھی چاہیے مثلِ حبابِ آبجو رہنا

نہ رہ اپنوں سے بے پروا اسی میں خیر ہے تیری
اگر منظور ہے دنیا میں او بیگانہ خو! رہنا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

شرابِ روح پرور ہے محبت نوعِ انساں کی
سکھایا اس نے مجھکو مست بے جام و سبو رہنا

محبّت ہی سے پائی ہے شفا بیمار قوموں نے
کیا ہے اپنے بختِ خُفتہ کو بیدار قوموں نے

بیابانِ محبت دشتِ غربت بھی، وطن بھی ہے
یہ ویرانہ قفس بھی، آشیانہ بھی، چمن بھی ہے!
محبت ہی وہ منزل ہے کہ منزل بھی ہے، صحرا بھی
جرس بھی، کارواں بھی، راہبر بھی، راہزن بھی ہے
مرض کہتے ہیں سب اس کو، یہ ہے لیکن مرض ایسا
چھپا جس میں علاجِ گردشِ چرخِ کہن بھی ہے
جلانا دل کا ہے گویا سراپا نور ہو جانا!
یہ پروانہ جو سوزاں ہو تو شمعِ انجمن بھی ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

وہی اک حسن ہے، لیکن نظر آتا ہے ہر شے میں
یہ شیریں بھی ہے گویا، بیستوں بھی، کوہکن بھی ہے

اجاڑا ہے تمیزِ ملت و آئیں نے قوموں کو!
مرے اہلِ وطن کے دل میں کچھ فکرِ وطن بھی ہے؟

سکوت آموز طولِ داستانِ درد ہے، ورنہ
زباں بھی ہے ہمارے منہ میں اور تابِ سخن بھی ہے

"نمی گردید کوتہ رشتۂ معنی رہا کردم
حکایت بود بے پایاں، بخاموشی ادا کردم"

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

نالۂ فراق

(آرنلڈ کی یاد میں)

جا بسا مغرب میں آخر اے مکاں تیرا مکیں ۔۔۔ آہ! مشرق کی پسند آئی نہ اسکو سرزمیں
آگیا آج اس صداقت کا مرے دل کو یقیں ۔۔۔ ظلمتِ شب سے ضیائے روزِ فرقت کم نہیں

"تا ز آغوشِ وداعش داغِ حیرت چیدہ است!
ہمچو شمعِ کشتہ در چشمم نگہ خوابیدہ است"

کشتۂ عزلت ہوں آبادی میں گھبراتا ہوں میں ۔۔۔ شہر سے سودا کی شدت میں نکل جاتا ہوں میں
یادِ ایامِ سلف سے دل کو تڑپاتا ہوں میں ۔۔۔ بہرِ تسکیں تیری جانب دوڑتا آتا ہوں میں

آنکھ گو مانوس ہے تیرے در و دیوار سے
اجنبیت ہے مگر پیدا مری رفتار سے

...رہ میرے دل کا خورشید آشنا ہونے کو تھا ۔۔۔ آئینہ ٹوٹا ہوا عالم نما ہونے کو تھا
...ل میری آرزوؤں کا ہرا ہونے کو تھا ۔۔۔ آہ! کیا جانے کوئی میں کیا سے کیا ہونے کو تھا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ابرِ رحمت دامن از گلزارِ من برچید و رفت
اندکے بر غنچہ ہائے آرزو بارید و رفت!

تو کہاں ہے اے کلیمِ ذرّۂ سینائے علم! — تھی تری موجِ نفس بادِ نشاط افزائے علم
اب کہاں وہ شوقِ رہ پیمائیِ صحرائے علم! — تیرے دم سے تھا ہمارے سر میں بھی سودائے علم

"شورِ لیلیٰ کو! کہ باز آرائشِ سودا کند
خاکِ مجنوں را غبارِ خاطرِ صحرا کند"

کھول دے گا دشتِ وحشت عقدۂ تقدیر کو — توڑ کر پہنچوں گا میں پنجاب کی زنجیر کو
دیکھتا ہے دیدۂ حیراں تری تصویر کو — کیا تسلّی ہو مگر گرویدۂ تقریر کو؟

"تابِ گویائی نہیں رکھتا دہن تصویر کا
خامشی کہتے ہیں جس کو ہے سخن تصویر کا"

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

چاند

میرے ویرانے سے کوسوں دور ہے تیرا وطن
ہے مگر دریائے دل تیری کشش سے موجزن
قصد کس محفل کا ہے؟ آتا ہے کس محفل سے تو؟
زرد رو شاید ہوا رنجِ رہِ منزل سے تو؟
آفرینش میں سراپا نور تو ظلمت ہوں میں
اس سیہ روزی پہ لیکن تیرا ہم قسمت ہوں میں
آہ! میں جلتا ہوں سوزِ اشتیاقِ دید سے
تو سراپا سوز داغِ منّتِ خورشید سے
ایک حلقے پر اگر قائم تری رفتار ہے
میری گردش بھی مثالِ گردشِ پرکار ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

زندگی کی رہ میں سرگرداں ہے تو، حیراں ہوں میں

تو فروزاں محفلِ ہستی میں ہے، سوزاں ہوں میں

میں رہِ منزل میں ہوں، تو بھی رہِ منزل میں ہے

تیری محفل میں جو خاموشی ہے، میرے دل میں ہے

تو طلب خو ہے، تو میرا بھی یہی دستور ہے!

چاندنی ہے نور تیرا، عشق میرا نور ہے

انجمن ہے ایک میری بھی جہاں رہتا ہوں میں

بزم میں اپنی اگر یکتا ہے تو، تنہا ہوں میں

مہر کا پرتو ترے حق میں ہے پیغامِ اجل

محو کر دیتا ہے مجھ کو جلوۂ حسنِ ازل!

پھر بھی اے ماہِ مبیں! میں اور ہوں تو اور ہے

درد جس پہلو میں اٹھتا ہو وہ پہلو اور ہے!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

گرچہ میں ظلمت سراپا ہوں، سراپا نور تو
سینکڑوں منزل ہے ذوقِ آگہی سے دور تو
جو مری ہستی کا مقصد ہے مجھے معلوم ہے
یہ چمک وہ ہے جبیں جس سے تری محروم ہے

بلال رضؓ

چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدر کا
حبش سے تجھ کو اٹھا کر حجاز میں لایا!
ہوئی اسی سے ترے غمکدے کی آبادی
تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی
وہ آستانہ چھٹا تجھ سے اک دم کے لئے
کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کیلئے
جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں!
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں
نظر تھی صورتِ سلمانؓ ادا شناس تری
شرابِ دید سے بڑھتی تھی اور پیاس تری

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تجھے نظارے کا مثلِ کلیمؑ سودا تھا — اویسؓ طاقتِ دیدار کو ترستا تھا
مدینہ تیری نگاہوں کا نور تھا گویا! — ترے لئے تو یہ صحرا ہی طور تھا گویا
تری نظر کو رہی دید میں بھی حسرتِ دید — خنک دلے کہ تپید و دمے نیاسائید
گری وہ برق تری جانِ ناشکیبا پہ — کہ خندہ زن تری ظلمت تھی دستِ موسیٰ پہ

تپش ز شعلہ گرفتند و بر دلِ تو زدند!
چہ برقِ جلوہ بخاشاکِ حاصلِ تو زدند

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری — کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
اذاں ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی — نماز اُس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

خوشا وہ وقت کہ یثرب مقام تھا اس کا!
خوشا وہ دور کہ دیدارِ عام تھا اس کا!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

سرگزشتِ آدم

سنے کوئی مری غربت کی داستاں مجھ سے
بھلایا قصۂ پیمانِ اولیں میں نے

لگی نہ میری طبیعت ریاضِ جنّت میں
پیا شعور کا جب جامِ آتشیں میں نے

رہی حقیقتِ عالم کی جستجو مجھ کو!
دکھایا اوجِ خیالِ فلک نشیں میں نے

ملا مزاج تغیّر پسند کچھ ایسا
کیا قرار نہ زیرِ فلک کہیں میں نے

نکالا کعبے سے پتھر کی مورتوں کو کبھی
کبھی بتوں کو بنایا حرم نشیں میں نے

کبھی میں ذوقِ تکلم میں طور پہ پہنچا!
چھپایا نورِ ازل زیرِ آستیں میں نے

کبھی صلیب پہ اپنوں نے مجھ کو لٹکایا
کیا فلک کو سفر چھوڑ کر زمیں میں نے

کبھی میں غارِ حرا میں چھپا رہا برسوں
دیا جہاں کو کبھی جامِ آخریں میں نے

سنایا ہند میں آ کر سرودِ ربّانی
پسند کی کبھی یوناں کی سرزمیں میں نے

دیارِ ہند نے جس دم مری صدا نہ سنی
بسایا خطۂ جاپان و ملکِ چیں میں نے

بنایا ذرّوں کی ترکیب سے کبھی عالم
خلافِ معنیِ تعلیمِ اہلِ دیں میں نے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ہو سے لال کیا سینکڑوں زمینوں کو
جہاں میں چھیڑ کے پیکارِ عقل و دیں میں نے

سمجھ میں آئی حقیقت نہ جب ستاروں کی!
اسی خیال میں راتیں گزار دیں میں نے

ڈرا سکیں نہ کلیسا کی مجھ کو تلواریں
سکھایا مسئلہ گردشِ زمیں میں نے

کشش کا راز ہویدا کیا زمانے پر!
لگا کے آئینۂ عقلِ دوربیں میں نے

کیا اسیر شعاعوں کو، برقِ مضطر کو
بنا دی غیرتِ جنت یہ سرزمیں میں نے

مگر خبر نہ ملی آہ! رازِ ہستی کی
کیا خرد سے جہاں کو تہِ نگیں میں نے

ہوئی جو چشمِ مظاہر پرست وا آخر
تو پایا خانۂ دل میں اسے مکیں میں نے

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

پربت وہ سب سے اونچا، ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جنکے دم سے رشکِ جناں ہمارا

اے آبِ رودِ گنگا! وہ دن ہیں یاد تجھ کو!
اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

اقبال! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

جگنو

جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں؟

آیا ہے آسماں سے اڑ کر کوئی ستارہ
یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں؟

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

یا شب کی سلطنت میں دن کا سفیر آیا؟ — غربت میں آکے چمکا، گمنام تھا وطن میں
تکمہ کوئی گرا ہے مہتاب کی قبا کا؟ — ذرہ ہے یا نمایاں سورج کے پیرہن میں؟
حسن قدیم کی یہ پوشیدہ اک جھلک تھی — لے آئی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں
چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی — نکلا کبھی گہن سے، آیا کبھی گہن میں

پروانہ اک پتنگا، جگنو بھی اک پتنگا!
وہ روشنی کا طالب، یہ روشنی سراپا

ہر چیز کو جہاں میں قدرت نے دلبری دی — پروانہ کو تپش دی، جگنو کو روشنی دی
رنگیں نوا بنایا مرغان بے زباں کو — گل کو زباں دے کر تعلیم خامشی دی
نظارہ شفق کی خوبی زوال میں تھی! — چمکا کے اس پری کو تھوڑی سی زندگی دی
رنگیں کیا سحر کو، بانکی دلہن کی صورت — پہنا کے لال جوڑا شبنم کی آرسی دی
سایہ دیا شجر کو، پرواز دی ہوا کو — پانی کو دی روانی، موجوں کو بیکلی دی

یہ امتیاز لیکن اک بات ہے ہماری
جگنو کا دن وہی ہے جو رات ہے ہماری

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

حسنِ ازل کی پیدا ہر چیز میں جھلک ہے
انساں میں وہ سخن ہے، غنچے میں وہ چٹک ہے

یہ چاند آسماں کا شاعر کا دل ہے گویا
واں چاندنی ہے جو کچھ، یاں درد کی کسک ہے

اندازِ گفتگو نے دھوکے دیے ہیں ورنہ
نغمہ ہے بوئے بلبل، بو پھول کی چہک ہے

کثرت میں ہو گیا ہے وحدت کا رازِ مخفی!
جگنو میں جو چمک ہے، وہ پھول میں مہک ہے

یہ اختلاف پھر کیوں ہنگاموں کا محل ہو؟
ہر شے میں جبکہ پنہاں خاموشیٔ ازل ہو؟

صبح کا ستارہ

لطفِ ہمسائگیِ شمس و قمر کو چھوڑوں
اور اس خدمتِ پیغامِ سحر کو چھوڑوں

میرے حق میں تو نہیں تاروں کی بستی اچھی
اس بلندی سے زمیں والوں کی پستی اچھی

آسماں کیا، عدم آباد وطن ہے میرا
صبح کا دامنِ صد چاک کفن ہے میرا

میری قسمت میں ہے ہر روز کا مرنا جینا
ساقیِ موت کے ہاتھوں سے صبوحی پینا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

نہ یہ خدمت، نہ عزت، نہ یہ رفعت اچھی — اس گھڑی بھر کے چمکنے سے تو ظلمت اچھی

میری قدرت میں جو ہوتا، تو نہ اختر بنتا
قعرِ دریا میں چمکتا ہوا گوہر بنتا

واں کبھی موجوں کی کشاکش سے جو دل گھبراتا — چھوڑ کر بحر، کہیں زیبِ گلو ہو جاتا
ہے چمکنے میں مزا حسن کا زیور بن کر — زینتِ تاجِ سرِ بانوئے قیصر بن کر
ایک پتھر کے جو ٹکڑے کا نصیبا جاگا — خاتمِ دستِ سلیماں کا نگیں بن کے رہا
ایسی چیزوں کا مگر دہر میں ہے کام شکست — ہے گہر ہائے گرانمایہ کا انجام شکست
زندگی وہ ہے کہ ہو نہ شناسائے اجل! — کیا وہ جینا ہے کہ ہو جس میں تقاضائے اجل

ہے یہ انجام اگر زینتِ عالم ہو کر
کیوں نہ گر جاؤں کسی پھول پہ شبنم ہو کر

کسی پیشانی کے افشاں کے ستاروں میں رہوں — کسی مظلوم کی آہوں کے شراروں میں رہوں
اشک بن کر سرِ مژگاں سے اٹک جاؤں میں — کیوں نہ اس بیوی کی آنکھوں سے ٹپک جاؤں میں
ق
جس کا شوہر ہو رواں، ہو کے زرہ میں مستور — سوئے میدانِ وغا، حبِ وطن سے مجبور

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

یاس و امید کا نظارہ جو دکھلاتی ہو
جسکی خاموشی سے تقریر بھی شرماتی ہو

جسکی شوہر کی رضا تابِ شکیبائی دے
اور نگاہوں کو حیا طاقتِ گویائی دے

زرد رخصت کی گھڑی عارضِ گلگوں ہو جائے
کششِ حسنِ غمِ ہجر سے افزوں ہو جائے

لاکھ وہ ضبط کرے پر میں ٹپک ہی جاؤں
ساغرِ دیدۂ پُرنم سے چھلک ہی جاؤں

خاک میں مل کے حیاتِ ابدی پا جاؤں!
عشق کا سوز زمانے کو دکھاتا جاؤں

ہندوستانی بچوں کا قومی گیت

چشتی نے جس زمیں میں پیغامِ حق سنایا
نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا

تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا
جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

یونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا　　سارے جہاں کو جس نے علم و ہنر دیا تھا
مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا　　ترکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسماں سے　　پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لے سنی تھی دنیا نے جس مکاں سے　　میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے!

بندے کلیم جس کے، پربت جہاں کے سینا　　نوحِ نبی کا آ کر ٹھہرا جہاں سفینا
رفعت ہے جس زمیں کی بامِ فلک کا زینا　　جنت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا

میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

نیا شوالہ

سچ کہہ دوں اے برہمن! اگر تو بُرا نہ مانے
تیرے صنم کدوں کے بت ہو گئے پرانے
اپنوں سے بیر رکھنا تو نے بتوں سے سیکھا
جنگ و جدل سکھایا واعظ کو بھی خدا نے
تنگ آ کے میں نے آخر دیر و حرم کو چھوڑا
واعظ کا وعظ چھوڑا، چھوڑے ترے فسانے

پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے
خاکِ وطن کا مجھکو ہر ذرّہ دیوتا ہے

آ غیریت کے پردے اک بار پھر اٹھا دیں
بچھڑوں کو پھر ملا دیں، نقشِ دوئی مٹا دیں
سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی
آ، اک نیا شوالہ اس دیس میں بنا دیں
دنیا کے تیرتھوں سے اونچا ہو اپنا تیرتھ!
دامانِ آسماں سے اس کا کلس ملا دیں
ہر صبح اُٹھ کے گائیں منتر وہ میٹھے میٹھے
سارے پجاریوں کو مے پیت کی پلا دیں

شکتی بھی شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے
دھرتی کے باسیوں کی مکتی پریت میں ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

داغ

عظمتِ غالب ہے اک مدت سے پیوندِ زمیں
مہدیِ مجروح ہے شہرِ خموشاں کا مکیں

توڑ ڈالی موت نے غربت میں مینائے امیر
چشمِ محفل میں ہے اب تک کیفِ صہبائے امیر

آج لیکن ہمنوا! سارا چمن ماتم میں ہے
شمعِ روشن بجھ گئی، بزمِ سخن ماتم میں ہے

بلبلِ دلی نے باندھا اس چمن میں آشیاں
ہمنوا ہیں سب عنادل باغِ ہستی کے جہاں

چل بسا داغ آہ! میت اس کی زیبِ دوش ہے
آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے!

اب کہاں وہ بانکپن! وہ شوخیِ طرزِ بیاں
آگ تھی کافورِ پیری میں جوانی کی نہاں

تھی زبانِ داغ پہ جو آرزو ہر دل میں ہے
لیلیِ معنی وہاں بے پردہ، یاں محمل میں ہے

اب صبا سے کون پوچھے گا سکوتِ گل کا راز؟
کون سمجھے گا چمن میں نالۂ بلبل کا راز؟

تھی حقیقت سے نہ غفلت فکر کی پرواز میں
آنکھ طائر کی نشیمن پر رہی پرواز میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

اور دکھلائیں گے مضموں کی ہمیں باریکیاں
اپنے فکرِ نکتہ آرائی کی فلک پیمائیاں
تلخیِ دوراں کے نقشے کھینچ کر رلوائیں گے
یا تخیل کی نئی دنیا ہمیں دکھلائیں گے
اس چمن میں ہونگے پیدا بلبلِ شیراز بھی!
سینکڑوں ساحر بھی ہونگے، صاحبِ اعجاز بھی
اٹھیں گے آذر ہزاروں شعر کے بتخانے سے
مے پلائیں گے نئے ساقی نئے پیمانے سے
لکھی جائیں گی کتابِ دل کی تفسیریں بہت
ہونگی اے خوابِ جوانی! تیری تعبیریں بہت
ہو بہو کھینچے گا لیکن عشق کی تصویر کون؟
اٹھ گیا ناوک فگن، مارے گا دل پر تیر کون؟

اشک کے دانے زمینِ شعر میں بوتا ہوں میں
تو بھی رو اے خاکِ دلی! داغ کو روتا ہوں میں
اے جہاں آباد اے سرمایۂ بزمِ سخن!
ہو گیا پھر آج پامالِ خزاں تیرا چمن!
وہ گلِ رنگیں ترا رخصت مثالِ بو ہوا
آہ! خالی داغ سے کاشانۂ اردو ہوا
تھی نہ شاید کچھ کشش ایسی وطن کی خاک میں
وہ مہِ کامل ہوا پنہاں دکن کی خاک میں
اٹھ گئے ساقی جو تھے میخانہ خالی رہ گیا
یادگارِ بزمِ دہلی ایک حالی رہ گیا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

آرزو کو خون رُلواتی ہے بیدادِ اجل! مارتا ہے تیر تاریکی میں صیّادِ اجل
کھل نہیں سکتی شکایت کے لیے لیکن زباں ہے خزاں کا رنگ بھی وجہِ قیامِ گلستاں

ایک ہی قانونِ عالمگیر کے ہیں سب اثر
بوئے گل کا باغ سے، گلچیں کا دنیا سے سفر

ابر

اُٹھی پھر آج وہ پورب سے کالی کالی گھٹا سیاہ پوش ہوا پھر پہاڑ سربن کا
نہاں ہوا جو رخِ مہر زیرِ دامنِ ابر ہوائے سرد بھی آئی سوارِ توسنِ ابر
گرج کا شور نہیں ہے، خموش ہے یہ گھٹا عجیب مے کدۂ بے خروش ہے یہ گھٹا
چمن میں حکمِ نشاطِ مدام لائی ہے قبائے گل میں گہر ٹانکنے کو آئی ہے
جو پھول مہر کی گرمی سے سو چلے تھے، اُٹھے زمیں کی گود میں جو پڑ کے سو رہے تھے، اُٹھے
ہوا کے زور سے ابھرا، بڑھا، اُڑا بادل اُٹھی وہ اور گھٹا، لو! برس پڑا بادل

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

عجیب خیمہ ہے کہسار کے نہالوں کا!
یہیں قیام ہو وادی میں پھرنے والوں کا

ایک پرندہ اور جگنو

سرِ شام ایک مرغِ نغمہ پیرا
کسی ٹہنی پہ بیٹھا گا رہا تھا
چمکتی چیز اک دیکھی زمیں پر
اڑا طائر اسے جگنو سمجھ کر
کہا جگنو نے اور مرغِ نواریز
نہ کر بیکس پہ منقارِ ہوس تیز
تجھے جس نے چہک، گل کو مہک دی
اسی اللہ نے مجھ کو چمک دی
لباسِ نور میں مستور ہوں میں
پتنگوں کے جہاں کا طور ہوں میں
چہک تیری بہشتِ گوش اگر ہے
چمک میری بھی فردوسِ نظر ہے
پروں کو میرے قدرت نے ضیا دی
تجھے اس نے صدائے دلربا دی
تری منقار کو گانا سکھایا
مجھے گلزار کی مشعل بنایا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

چمک بخشی مجھے، آواز تجھ کو
دیا ہے سوز مجھ کو، ساز تجھ کو

مخالف ساز کا ہوتا نہیں سوز
جہاں ہیں ساز کا ہے ہم نشیں سوز

قیامِ بزمِ ہستی ہے انہیں سے
ظہورِ اوج و پستی ہے انہیں سے

ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی
اسی سے ہے بہار اس بوستاں کی

بچّہ اور شمع

کیسی حیرانی ہے یہ اے طفلکِ پروانہ خو!
شمع کے شعلوں کو گھڑیوں دیکھتا رہتا ہے تو

یہ مری آغوش میں بیٹھے ہوئے جنبش ہے کیا؟
روشنی سے کیا بغل گیری ہے تیرا مدعا؟

اس نظارے سے ترا ننھا سا دل حیران ہے
یہ کسی دیکھی ہوئی شے کی مگر پہچان ہے

شمع اک شعلہ ہے، لیکن تو سراپا نور ہے
آہ اس محفل میں یہ عریاں ہے، تو مستور ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

دستِ قدرت نے اسے کیا جانے کیوں عریاں کیا!
تجھ کو خاکِ تیرہ کے فانوس میں پنہاں کیا!
نور تیرا چھپ گیا زیرِ نقابِ آگہی!
ہے غبارِ دیدۂ بینا حجابِ آگہی!

زندگانی جس کو کہتے ہیں فراموشی ہے یہ
خواب ہے، غفلت ہے، سرمستی ہے، بیہوشی ہے یہ

محفلِ قدرت ہے اک دریائے بے پایانِ حسن
آنکھ اگر دیکھے تو ہر قطرے میں ہے طوفانِ حسن
حسن کوہستان کی ہیبت ناک خاموشی میں ہے
مہر کی ضوگستری، شب کی سیہ پوشی میں ہے
آسمانِ صبح کی آئینہ پوشی میں ہے یہ
شام کی ظلمت، شفق کی گل فروشی میں ہے یہ
عظمتِ دیرینہ کے مٹتے ہوئے آثار میں
طفلکِ ناآشنا کی کوششِ گفتار میں
ساکنانِ صحنِ گلشن کی ہم آوازی میں ہے
ننھے ننھے طائروں کی آشیاں سازی میں ہے
چشمۂ کہسار میں، دریا کی آزادی میں حسن
شہر میں، صحرا میں، ویرانے میں، آبادی میں حسن
روح کو لیکن کسی گم گشتہ شے کی ہے ہوس
ورنہ اس صحرا میں کیوں نالاں ہے یہ مثلِ جرس

حسن کے اس عام جلوے میں بھی یہ بیتاب ہے
زندگی اس کی مثالِ ماہیِ بے آب ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

کنارِ راوی

سکوتِ شام میں محوِ سرود ہے راوی
نہ پوچھ مجھ سے جو ہے کیفیت مرے دل کی
پیام سجدہ کا یہ زیر و بم ہوا مجھ کو
جہاں تمام سوادِ حرم ہوا مجھ کو

سرِ کنارۂ آبِ رواں کھڑا ہوں میں
خبر نہیں مجھے لیکن کہاں کھڑا ہوں میں

شرابِ سرخ سے رنگیں ہوا ہے دامنِ شام
لئے ہے پیرِ فلک دستِ رعشہ دار میں جام
عدم کو قافلۂ روز تیز گام چلا
شفق نہیں ہے، یہ سورج کے پھول ہیں گویا
کھڑے ہیں دور وہ عظمت فزائے تنہائی
منارِ خواب گہِ شہسوارِ چغتائی
فسانۂ ستمِ انقلاب ہے یہ محل
کوئی زمانِ سلف کی کتاب ہے یہ محل

مقام کیا ہے، سرودِ خموش ہے گویا
شجر؟ یہ انجمنِ بے خروش ہے گویا

رواں ہے سینۂ دریا پہ اک سفینۂ تیز
ہوا ہے موج سے ملاح جس کا گرمِ ستیز

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

سبک روی میں ہے مثلِ نگاہ یہ کشتی
نکل کے حلقۂ حدِ نظر سے دور گئی
جہازِ زندگیِ آدمی رواں ہے یونہی
ابد کے بحر میں پیدا یونہی، نہاں ہے یونہی
شکست سے یہ کبھی آشنا نہیں ہوتا
نظر سے چھپتا ہے، لیکن فنا نہیں ہوتا!

التجائے مسافر

(بہ درگاہِ حضرت محبوبِ الٰہیؒ، دہلی)

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تری، فیض عام ہے تیرا
ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم
نظام مہر کی صورت نظام ہے تیرا
تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی
مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا
نہاں ہے تیری محبت میں رنگِ محبوبی
بڑی ہے شان، بڑا احترام ہے تیرا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

اگر سیاہ دلم، داغِ لالہ زارِ توام
وگر کشادہ جبینم، گلِ بہارِ توام

چمن کو چھوڑ کے نکلا ہوں مثلِ نکہتِ گل — ہوا ہے صبر کا منظور امتحاں مجھکو
چلی ہے لیکے وطن کے نگار خانے سے — شرابِ علم کی لذت کشاں کشاں مجھکو
نظر ہے ابرِ کرم پہ، درختِ صحرا ہوں — کیا خدا نے نہ محتاجِ باغباں مجھکو
فلک نشیں صفتِ مہر ہوں زمانے میں — تری دعا سے عطا ہو وہ نردباں مجھکو
مقام ہمسفروں سے ہو اس قدر آگے — کہ سمجھے منزلِ مقصود کارواں مجھکو
مری زبانِ قلم سے کسی کا دل نہ دکھے — کسی سے شکوہ نہ ہو زیرِ آسماں مجھکو
دلوں کو چاک کرے مثلِ شانہ جس کا اثر — تری جناب سے ایسی ملے فغاں مجھکو
بنایا تھا جسے چن چن کے خار و خس میں نے — چمن میں پھر نظر آئے وہ آشیاں مجھکو
پھر آ رکھوں قدمِ مادر و پدر پہ جبیں — کیا جنھوں نے محبت کا رازداں مجھکو
وہ شمع بارگہِ خاندانِ مرتضوی — رہے گا مثلِ حرم جس کا آستاں مجھکو

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

نفس سے جس کے کھلی میری آرزو کی کلی
بنایا جس کی مروت نے نکتہ داں مجھکو

یہ دعا یہ کر کہ خداوندِ آسمان و زمیں
کرے پھر اسکی زیارت سے شادماں مجھکو

وہ میرا یوسفِ ثانی، وہ شمعِ محفلِ عشق
ہوئی ہے جس کی اخوت قرارِ جاں مجھکو

جلاکے جس کی محبت نے دفترِ من و تو
ہوائے عیش میں پالا، کیا جواں مجھکو

ریاضِ دہر میں مانندِ گل رہے خنداں
کہ ہے عزیز تر از جاں وہ جانِ جاں مجھکو

شگفتہ ہو کے کلی دل کی پھول جائے!
یہ التجائے مسافر قبول ہو جائے!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

غزلیات

گلزارِ ہست و بود بیگانہ وار دیکھ
ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ

آیا ہے تو جہاں میں مثالِ شرار دیکھ
دم دے نہ جائے ہستیٔ ناپائیدار دیکھ

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تو میرا شوق دیکھ، مرا انتظار دیکھ

کھولی ہیں ذوقِ دید نے آنکھیں تری اگر
ہر رہگذر میں نقشِ کفِ پائے یار دیکھ

نہ آتے ہمیں اس میں تکرار کیا تھی
مگر وعدہ کرتے ہوئے عار کیا تھی

تمہارے پیامی نے سب راز کھولا
خطا اس میں بندے کی سرکار کیا تھی

بھری بزم میں اپنے عاشق کو تاڑا
تری آنکھ مستی میں ہشیار کیا تھی!

تامل تو تھا ان کو آنے میں قاصد
مگر یہ بتا طرزِ انکار کیا تھی

کھنچے خود بخود جانبِ طور موسےٰ
کشش تیری اے شوقِ دیدار کیا تھی!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar

کہیں ذکر رہتا ہے اقبال تیرا
فسوں تھا کوئی تیری گفتار کیا تھی

عجب واعظ کی دینداری ہے یا رب!
عداوت ہے اسے سارے جہاں سے
کوئی اب تک نہ یہ سمجھا کہ انساں
کہاں جاتا ہے آتا ہے کہاں سے
وہیں سے رات کو ظلمت ملی ہے
چمک تارے نے پائی ہے جہاں سے
ہم اپنی دردمندی کا فسانہ
سنا کرتے ہیں اپنے رازداں سے
بڑی باریک ہیں واعظ کی چالیں
لرز جاتا ہے آوازِ اذاں سے!

لاؤں وہ تنکے کہیں سے آشیانے کیلئے
بجلیاں بیتاب ہوں جنکو جلانے کیلئے
وائے ناکامی فلک نے تاک کر توڑا اسے
میں نے جس ڈالی کو تاڑا آشیانے کیلئے
آنکھ مل جاتی ہے ہفتاد و دو ملت سے تری
ایک پیمانہ ترا سارے زمانے کیلئے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

دل میں کوئی اس طرح کی آرزو پیدا کروں
لوٹ جائے آسماں میرے مٹانے کیلئے

جمع کر خرمن تو پہلے دانہ دانہ چن کے تو
آ ہی نکلے گی کوئی بجلی جلانے کیلئے

پاس تھا ناکامیٔ صیاد کا اے ہم صفیر
ورنہ میں اور اڑ کے آتا ایک دانے کیلئے

اس چمن میں مرغِ دل گائے نہ آزادی کا گیت
آہ! یہ گلشن نہیں ایسے ترانے کے لئے

کیا کہوں اپنے چمن سے میں جدا کیونکر ہوا
اور اسیر حلقۂ دام ہوا کیونکر ہوا

جائے حیرت ہے بُرا سارے زمانے کا ہو میں
مجھ کو یہ خلعت شرافت کا عطا کیونکر ہوا

کچھ دکھانے دیکھنے کا تھا تقاضا طور پر
کیا خبر ہے تجھ کو اے دل فیصلہ کیونکر ہوا

ہے طلب بے مدعا ہونے کی بھی اک مدعا
مرغِ دل دامِ تمنا سے رہا کیونکر ہوا

دیکھنے والے یہاں بھی دیکھ لیتے ہیں تجھے
پھر یہ وعدہ حشر کا صبر آزما کیونکر ہوا

حسن کا ہی نہ ہو اس بے حجابی کا سبب
وہ جو تھا پردوں میں پنہاں خود نما کیونکر ہوا

موت کا نسخہ ابھی باقی ہے اے دردِ فراق!
چارہ گر دیوانہ ہے، میں لادوا کیونکر ہوا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تو نے دیکھا ہے کبھی اے دیدۂ عبرت کہ گل
ہو کے پیدا خاک سے رنگیں قبا کیونکر ہوا

پرسش اعمال سے مقصد تھا رسوائی مری
ورنہ ظاہر تھا سبھی کچھ کیا ہوا کیونکر ہوا

میرے مٹنے کا تماشا دیکھنے کی چیز تھی
کیا بتاؤں ان کا میرا سامنا کیونکر ہوا

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

علاج درد میں بھی درد کی لذت پہ مرتا ہوں
جو تھے چھالوں میں کانٹے نوک سوزن سے نکالے ہیں

پھلا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

رلاتی ہے مجھے راتوں کو خاموشی ستاروں کی
نرالا عشق ہے میرا نرالے میرے نالے ہیں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

نہ پوچھو مجھ سے لذت خانماں برباد رہنے کی
نشیمن سینکڑوں میں نے بنا کر پھونک ڈالے ہیں

نہیں بیگانگی اچھی رفیقِ راہِ منزل سے
ٹھہر جا اے شرر ہم بھی تو آخر مٹنے والے ہیں

امیدِ حور نے سب کچھ سکھا رکھا ہے واعظ کو
یہ حضرت دیکھنے میں سیدھے سادے بھولے بھالے ہیں

مرے اشعار اے اقبال کیوں پیارے نہ ہوں مجھ کو
مرے ٹوٹے ہوئے دل کے یہ درد انگیز نالے ہیں

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

منصور کو ہوا لبِ گویا پیامِ موت
اب کیا کسی کے عشق کا دعویٰ کرے کوئی

ہو دید کا جو شوق تو آنکھوں کو بند کر
ہے دیکھنا یہی کہ نہ دیکھا کرے کوئی

میں انتہائے عشق ہوں تو انتہائے حسن
دیکھے مجھے کہ تجھ کو تماشا کرے کوئی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

عذر آفرینِ جرمِ محبت ہے حسنِ دوست
محشر میں عذرِ تازہ نہ پیدا کرے کوئی

چھپتی نہیں ہے یہ نگہِ شوق، ہم نشیں!
پھر اور کس طرح انہیں دیکھا کرے کوئی

اڑ بیٹھے کیا سمجھ کے بھلا طور پر کلیم
طاقت ہو دید کی تو تقاضا کرے کوئی

نظارے کو یہ جنبشِ مژگاں بھی بار ہے
نرگس کی آنکھ سے تجھے دیکھا کرے کوئی

کھل جائیں کیا مزے ہیں تمنائے شوق میں
دو چار دن جو میری تمنا کرے کوئی

کہوں کیا آرزوئے بیدلی مجھ کو کہاں تک ہے
مرے بازار کی رونق ہی سودائے زیاں تک ہے

وہ مے کش ہوں فروغِ مے سے خود گلزار بن جاؤں
ہوائے گل فراقِ ساقیِ نامہرباں تک ہے

چمن افروز ہے صیاد میری خوشنوائی تک
رہی بجلی کی بیتابی سو میرے آشیاں تک ہے

وہ مشتِ خاک ہوں فیضِ پریشانی سے صحرا ہوں
نہ پوچھو میری وسعت کی زمیں سے آسماں تک ہے

جرس ہوں نالہ خوابیدہ ہے میرے ہر رگ و پے میں
یہ خاموشی مری وقتِ رحیلِ کارواں تک ہے

سکونِ دل ہے سامانِ کشودِ کار پیدا کر
کہ عقدہ خاطرِ گرداب کا آبِ رواں تک ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

چمن زارِ محبت میں خموشی موت ہے بلبل
یہاں کی زندگی پابندیٔ رسمِ فغاں تک ہے

جوانی ہے تو ذوقِ دید بھی، لطفِ تمنا بھی
ہمارے گھر کی آبادی قیامِ میہماں تک ہے

زمانے بھر میں رسوا ہوں مگر اے وائے نادانی
سمجھتا ہوں کہ میرا عشق میرے رازداں تک ہے

جنھیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

حقیقت اپنی آنکھوں پر نمایاں جب ہوئی اپنی
مکاں نکلا ہمارے خانۂ دل کے مکینوں میں

اگر کچھ آشنا ہوتا مذاقِ جبہ سائی سے
تو سنگِ آستانِ کعبہ جا ملتا جبینوں میں

کبھی اپنا بھی نظّارہ کیا ہے تو نے اے مجنوں
کہ لیلیٰ کی طرح تو خود بھی ہے محمل نشینوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑتے جاتے ہیں
مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

مجھے روکے گا تو اے ناخدا کیا غرق ہونے سے
کہ جن کو ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

چھپایا حسن کو اپنے کلیم اللہ سے جس نے
وہی ناز آفریں ہے جلوہ پیرا نازنینوں میں

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موجِ نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

تمنّا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ترستی ہے نگاہِ نارسا جس کے نظارے کو
وہ رونق انجمن کی ہے انہیں خلوت گزینوں میں

کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمن دل کو
کہ خورشید قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

محبت کے لئے دل ڈھونڈھ کوئی ٹوٹنے والا
یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

سراپا حسن بن جاتا ہے جس کے حُسن کا عاشق
بھلا اے دل حسیں ایسا بھی ہے کوئی حسینوں میں

پھڑک اٹھا کوئی تیری ادائے مَا عَرَفنَا پر
ترا رتبہ رہا بڑھ چڑھ کے سب ناز آفرینوں میں

نمایاں ہو کے دکھلا دے کبھی ان کو جمال اپنا
بہت مدت سے چرچے ہیں ترے باریک بینوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

خموش اے دل! بھری محفل میں چلّانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں
بُرا سمجھو انہیں مجھ سے تو ایسا ہو نہیں سکتا
کہ میں خود بھی تو ہوں اقبال اپنے نکتہ چینوں میں

ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں
ستم ہو کہ ہو وعدۂ بے حجابی
کوئی بات صبر آزما چاہتا ہوں
یہ جنّت مبارک رہے زاہدوں کو
کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں
ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا
وہی لن ترانی سُنا چاہتا ہوں
کوئی دم کا مہماں ہوں اے اہلِ محفل
چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں
بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

کشادہ دستِ کرم جب وہ بے نیاز کرے
نیاز مند نہ کیوں عاجزی پہ ناز کرے

بٹھا کے عرش پہ رکھا ہی تو نے اے واعظ!
خدا وہ کیا ہی جو بندوں سے احتراز کرے

مری نگاہ میں وہ رند ہی نہیں ساقی!
جو ہوشیاری و مستی میں امتیاز کرے

مدام گوش بہ دل رہ یہ ساز ہے ایسا
جو ہو شکستہ تو پیدا نوائے راز کرے

کوئی یہ پوچھے کہ واعظ کا کیا بگڑتا ہی
جو بے عمل پہ بھی رحمت وہ بے نیاز کرے

سخن میں سوز الٰہی کہاں سے آتا ہے
یہ چیز وہ ہی کہ پتھر کو بھی گداز کرے

تمیزِ لالہ و گل سے ہے نالۂ بلبل
جہاں میں وانہ کوئی چشمِ امتیاز کرے

غرورِ زہد نے سکھلا دیا ہے واعظ کو
کہ بندگانِ خدا پر زباں دراز کرے

ہَوا ہو ایسی کہ ہندوستاں سے اے اقبال
اڑا کے مجھ کو غبارِ رہِ حجاز کرے

سختیاں کرتا ہوں دل پر غیر سے غافل ہوں میں
ہائے کیا اچھی کہی ظالم ہوں میں جاہل ہوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

میں جبھی تک تھا کہ تیری جلوہ پیرائی نہ تھی
جو نمودِ حق سے مٹ جاتا ہے وہ باطل ہوں میں

علم کے دریا سے نکلے غوطہ زن گوہر بدست
وائے محرومی! خزف چینِ لبِ ساحل ہوں میں

ہے مری ذلت ہی کچھ میری شرافت کی دلیل
جس کی غفلت کو ملک روتے ہیں وہ غافل ہوں میں

بزمِ ہستی! اپنی آرائش پہ تو نازاں نہ ہو
تو تو اک تصویر ہے محفل کی اور محفل ہوں میں

ڈھونڈتا پھرتا ہوں اے اقبال اپنے آپ کو
آپ ہی گویا مسافر آپ ہی منزل ہوں میں

مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے
نظارے کی ہوس ہو تو لیلیٰ بھی چھوڑ دے

واعظ! کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مراد
دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ، خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

مانندِ خامہ تیری زباں پر ہے حرفِ غیر
بیگانہ شے پہ نازشِ بیجا بھی چھوڑ دے

لطفِ کلام کیا جو نہ ہو دل میں دردِ عشق
بسمل نہیں ہے تو، تو تڑپنا بھی چھوڑ دے

شبنم کی طرح پھولوں پہ رو، اور چمن سے چل
اس باغ میں قیام کا سودا بھی چھوڑ دے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ہے عاشقی میں رسم الگ سب سے بیٹھنا! — بت خانہ بھی، حرم بھی، کلیسا بھی چھوڑ دے

سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے! — اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل — لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

جینا وہ کیا جو ہو نفسِ غیر پر مدار — شہرت کی زندگی کا بھروسا بھی چھوڑ دے

شوخی سی ہے سوالِ مکرر میں اے کلیم — شرطِ رضا یہ ہے کہ تقاضا بھی چھوڑ دے

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں

اقبال کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

حصۂ دوم

(سنہ ۱۹۰۵ء سے سنہ ۱۹۰۸ء تک)

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

محبت

عروسِ شب کی زلفیں تھیں ابھی نا آشنا خم سے
ستارے آسماں کے بے خبر تھے لذتِ رم سے

قمر اپنے لباسِ نو میں بیگانہ سا لگتا تھا
نہ تھا واقف ابھی گردش کے آئینِ مسلم سے

ابھی امکاں کے ظلمت خانے سے ابھری ہی تھی دنیا
مذاقِ زندگی پوشیدہ تھا پہنائے عالم سے

کمالِ نظمِ ہستی کی ابھی تھی ابتدا گویا
ہویدا تھی نگینے کی تمنا چشمِ خاتم سے

سنا ہے عالمِ بالا میں کوئی کیمیا گر تھا
صفا تھی جس کی خاکِ پا میں بڑھ کر ساغرِ جم سے

لکھا تھا عرش کے پائے پہ اک اکسیر کا نسخہ
چھپاتے تھے فرشتے جس کو چشمِ روحِ آدم سے

نگاہیں تاک میں رہتی تھیں لیکن کیمیا گر کی
وہ اس نسخے کو بڑھ کر جانتا تھا اسمِ اعظم سے

بڑھا تسبیح خوانی کے بہانے عرش کی جانب
تمنائے دلی آخر بر آئی سعیِ پیہم سے

پھرایا فکرِ اجزا نے اسے میدانِ امکاں میں
چھپے گی کیا کوئی شے بارگاہِ حق کے محرم سے

چمک تارے سے مانگی، چاند سے داغِ جگر مانگا
اڑائی تیرگی تھوڑی سی شب کی زلفِ برہم سے

تڑپ بجلی سے پائی، حور سے پاکیزگی پائی
حرارت لی نفسہائے مسیحِ ابنِ مریم سے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ذرا سی پھر ربوبیت سے شانِ بے نیازی لی
ملک سے عاجزی، افتادگی تقدیرِ شبنم سے

پھر ان اجزا کو گھولا چشمۂ حیواں کے پانی میں
مرکب نے محبت نام پایا عرشِ اعظم سے

مہوس نے یہ پانی ہستیٔ نوخیز پہ چھڑکا
گرہ کھولی ہنر نے اسکے گویا کارِ عالم سے

ہوئی جنبش عیاں، ذروں نے لطفِ خواب کو چھوڑا
گلے ملنے لگے اٹھ اٹھ کے اپنے اپنے ہمدم سے

خرامِ ناز پایا آفتابوں نے، ستاروں نے
چٹک غنچوں نے پائی، داغ پائے لالہ زاروں نے

حقیقتِ حُسن

خدا سے حسن نے اک روز یہ سوال کیا
جہاں میں کیوں نہ مجھے تو نے لازوال کیا

ملا جواب کہ تصویر خانہ ہے دنیا
شبِ درازِ عدم کا فسانہ ہے دنیا

ہوئی ہے رنگِ تغیر سے جب نمود اسکی
وہی حسیں ہے حقیقت زوال ہے جسکی

کہیں قریب تھا، یہ گفتگو قمر نے سنی
فلک پہ عام ہوئی، اخترِ سحر نے سنی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

سحر نے تارے سے سن کر سنائی شبنم کو
فلک کی بات بتا دی زمیں کے محرم کو

بھر آئے پھول کے آنسو پیامِ شبنم سے
کلی کا ننھا سا دل خون ہو گیا غم سے

چمن سے روتا ہوا موسمِ بہار گیا
شباب سیر کو آیا تھا، سوگوار گیا

پیام

عشق نے کر دیا تجھے ذوقِ تپش سے آشنا
بزم کو مثلِ شمعِ بزم حاصلِ سوز و ساز دے

شانِ کرم پہ ہے مدار عشقِ گرہ کشائے کا
دیر و حرم کی قید کیا! جس کو وہ بے نیاز دے

صورتِ شمعِ نور کی ملتی نہیں قبا اسے
جس کو خدا نہ دہر میں گریۂ جانگداز دے

تارے میں وہ، قمر میں وہ، جلوہ گہِ سحر میں وہ
چشمِ نظارہ میں نہ تو سرمۂ امتیاز دے

عشقِ بلند بال ہے رسمِ رہِ نیاز سے
حسن ہے مستِ ناز اگر تو بھی جوابِ ناز دے

پیرِ مغاں فرنگ کی مے کا نشاط ہے اثر
اس میں وہ کیفِ غم نہیں مجھ کو تو خانہ ساز دے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تجھ کو خبر نہیں ہے؟ بزمِ کہن بدل گئی
اب نہ خدا کے واسطے ان کو مئے مجاز دے

سوامی رام تیرتھ

ہم بغل دریا سے ہے اے قطرۂ بیتاب! تو
پہلے گوہر تھا، اب گوہرِ نایاب تو

آہ! کھولا کس ادا سے تو نے رازِ رنگ و بو
میں ابھی تک ہوں اسیرِ امتیازِ رنگ و بو

مٹ کے غوغا زندگی کا شورشِ محشر بنا
یہ شرارہ بجھ کے آتش خانۂ آذر بنا

نفیِ ہستی اک کرشمہ ہے دلِ آگاہ کا
لا کے دریا میں نہاں موتی ہے الّا اللہ کا

چشمِ نابینا سے مخفی معنیِ انجام ہے
تھم گئی جس دم تڑپ، سیماب سیمِ خام ہے

توڑ دیتا ہے بتِ ہستی کو ابراہیمِ عشق
ہوش کا دارو ہے گویا مستیِ تسنیمِ عشق

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

طلبۂ علی گڑھ کالج کے نام

اوروں کا ہے پیام اور، میرا پیام اور ہے
عشق کے دردمند کا طرزِ کلام اور ہے

طائرِ زیرِ دام کے نالے تو سن چکے ہو تم
یہ بھی سنو کہ نالۂ طائرِ بام اور ہے

آتی تھی کوہ سے صدا رازِ حیات ہے سکوں
کہتا تھا مورِ ناتواں لطفِ خرام اور ہے

جذبِ حرم سے ہے فروغ انجمنِ حجاز کا
اس کا مقام اور ہے، اس کا نظام اور ہے

موت ہے عیشِ جاوداں ذوقِ طلب اگر نہ ہو
گردشِ آدمی ہے اور گردشِ جام اور ہے

شمعِ سحر یہ کہہ گئی سوز ہے زندگی کا ساز
غمکدۂ نمود میں شرطِ دوام اور ہے

بادہ نیم رس ابھی، شوق ہے نارسا ابھی
رہنے دو خُم کے سر پہ تم خشتِ کلیسا ابھی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

اخترِ صبح

ستارہ صبح کا روتا تھا اور یہ کہتا تھا
ملی نگاہ مگر فرصتِ نظر نہ ملی
ہوئی ہے زندہ دمِ آفتاب سے ہر شے
اماں مجھی کو تہِ دامنِ سحر نہ ملی
بساط کیا ہے بھلا صبح کے ستارے کی
نفس حباب کا، تابندگی شرارے کی

کہا یہ میں نے کہ اے زیورِ جبینِ سحر!
غمِ فنا ہے تجھے؟ گنبدِ فلک سے اتر
ٹپک بلندیِ گردوں سے ہمرہِ شبنم
مرے ریاضِ سخن کی فضا ہے جاں پرور
میں باغباں ہوں محبت بہار ہے اس کی
بنا مثالِ ابد پائدار ہے اس کی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

حسن و عشق

جس طرح ڈوبتی ہے کشتیِ سیمینِ قمر
نورِ خورشید کے طوفان میں ہنگامِ سحر

جیسے ہو جاتا ہے گم نور کا لے کر آنچل
چاندنی رات میں مہتاب کا ہمرنگ کنول

جلوۂ طور میں جیسے یدِ بیضائے کلیم
موجۂ نکہتِ گلزار میں غنچے کی شمیم

ہے ترے سیلِ محبت میں یونہیں دل میرا

تو جو محفل ہے، تو ہنگامۂ محفل ہوں میں
حسن کی برق ہے تو، عشق کا حاصل ہوں میں

تو سحر ہے، تو مرے اشک ہیں شبنم تیری
شامِ غربت ہوں اگر میں، تو شفق تو میری

مرے دل میں تری زلفوں کی پریشانی ہے
تری تصویر سے پیدا مری حیرانی ہے

حسن کامل ہے ترا، عشق ہے کامل میرا

ہے مرے باغِ سخن کے لیے تو بادِ بہار
میرے بیتاب تخیل کو دیا تو نے قرار

جب سے آباد ترا عشق ہوا سینے میں
نئے جوہر ہوئے پیدا مرے آئینے میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

حسن سے عشق کی فطرت کو ہے تحریکِ کمال
تجھ سے سرسبز ہوئے میری امیدوں کے نہال
قافلہ ہو گیا آسودۂ منزل میرا

...کی گود میں بلّی دیکھ کر

تجھ کو دزدیدہ نگاہی یہ سکھا دی کس نے؟
رمزِ آغازِ محبت کی بتا دی کس نے؟
ہر ادا سے تری پیدا ہے محبت کیسی
نیلی آنکھوں سے ٹپکتی ہے ذکاوت کیسی؟
دیکھتی ہے کبھی ان کو، کبھی شرماتی ہے
کبھی اٹھتی ہے، کبھی لیٹ کے سو جاتی ہے
آنکھ تیری صفتِ آئنہ حیران ہے کیا؟
نورِ آگاہی سے روشن تری پہچان ہے کیا؟
مارتی ہے انھیں پونہچوں سے، عجب ناز ہے یہ!
چھیڑ ہے، غصہ ہے؟ یا پیار کا انداز ہے یہ؟
شوخ تو ہوگی، تو گودی سے اتاریں گے تجھے
گر گیا پھول جو سینے کا تو ماریں گے تجھے
کیا تجسس ہے تجھے! کس کی تمنائی ہے؟
آہ! کیا تو بھی اسی چیز کی سودائی ہے؟
خاص انسان سے کچھ حسن کا احساس نہیں
صورتِ دل ہے یہ ہر چیز کے باطن میں مکیں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

شیشۂ دہر میں مانندِ مئے ناب ہے عشق
روحِ خورشید ہے، خونِ رگِ مہتاب ہے عشق
دل ہر ذرہ میں پوشیدہ کسک ہے اس کی
نور یہ وہ ہے کہ ہر شے میں جھلک ہے اس کی

کہیں سامانِ مسرت، کہیں سازِ غم ہے
کہیں گوہر ہے، کہیں اشک، کہیں شبنم ہے

کلی

جب دکھاتی ہے سحر عارضِ رنگیں اپنا
کھول دیتی ہے کلی سینۂ زرّیں اپنا
جلوہ آشام ہے یہ صبح کے میخانے میں
زندگی اس کی ہے خورشید کے پیمانے میں

سامنے مہر کے دل چیر کے رکھ دیتی ہے
کس قدر سینہ شگافی کے مزے لیتی ہے

مرے خورشید! کبھی تو بھی اٹھا اپنی نقاب
بہرِ نظارہ تڑپتی ہے نگاہِ بیتاب
تیرے جلوہ کا نشیمن ہو مرے سینے میں
عکس آباد ہو تیرا مرے آئینے میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

زندگی ہو ترا نظارہ مرے دل کے لئے — روشنی ہو تری گہوارۂ مرے دل کیلئے
ذرہ ذرہ ہو مرا پھر طرب اندوزِ حیات — ہو عیاں جوہرِ اندیشہ میں پھر سوزِ حیات
اپنے خورشید کا نظارہ کروں دور سے میں — صفتِ غنچہ ہم آغوش رہوں نور سے میں

جانِ مضطر کی حقیقت کو نمایاں کر دوں
دل کے پوشیدہ خیالوں کو بھی عریاں کر دوں

چاند اور تارے

ڈرتے ڈرتے دمِ سحر سے — تارے کہنے لگے قمر سے
نظارے رہے وہی فلک پر — ہم تھک گئے چمک چمک کر
کام اپنا ہے صبح و شام چلنا — چلنا، چلنا، مدام چلنا
بیتاب ہے اس جہاں کی ہر شے — کہتے ہیں جسے سکوں، نہیں ہے
رہتے ہیں ستم کشِ سفر سب — تارے، انساں، شجر، حجر سب

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ہوگا کبھی ختم یہ سفر کیا؟
منزل کبھی آئیگی نظر کیا؟

کہنے لگا چاند - ہمنشینو!
اے مزرعِ شب کے خوشہ چینو!
جنبش سے ہے زندگی یہاں کی
یہ رسم قدیم ہے یہاں کی
ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ
کھا کھا کے طلب کا تازیانہ
اس رہ میں مقام بے محل ہے
پوشیدہ قرار میں اجل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں!
جو ٹھیرے ذرا کچل گئے ہیں

انجام ہے اس خرام کا حسن
آغاز ہے عشق، انتہا حسن

وصال

جستجو جس گل کی تڑپاتی تھی اے بلبل مجھے
خوبیٔ قسمت سے آخر مل گیا وہ گل مجھے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

خود تڑپتا تھا، چمن والوں کو تڑپاتا تھا میں
تجھ کو جب رنگیں نوا پاتا تھا، شرماتا تھا میں

میرے پہلو میں دلِ مضطر نہ تھا، سیماب تھا
ارتکابِ جرمِ الفت کیلئے بیتاب تھا

نامرادی محفلِ گل میں مری مشہور تھی
صبح میری آئینہ دارِ شبِ دیجور تھی

از نفس در سینۂ خوں گشتہ نشتر داشتم
زیرِ خاموشی نہاں غوغائے محشر داشتم

اب تاثر کے جہاں میں وہ پریشانی نہیں
اہلِ گلشن پر گراں میری غزلخوانی نہیں

عشق کی گرمی سے شعلے بن گئے چھالے مرے
کھیلتے ہیں بجلیوں کے ساتھ اب نالے مرے

غازۂ الفت سے یہ خاکِ سیہ آئینہ ہے
اور آئینے میں عکسِ ہمدمِ دیرینہ ہے

قید میں آیا تو حاصل مجھ کو آزادی ہوئی
دل کے لٹ جانے سے میرے گھر کی آبادی ہوئی

ضو سے اس خورشید کی اختر مرا تابندہ ہے
چاندنی جسکے غبارِ راہ سے شرمندہ ہے

یک نظر کردی و آدابِ فنا آموختی
اے خنک روزے کہ خاشاکِ مرا واسوختی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

سلمیٰ

جس کی نمود دیکھی چشمِ ستارہ بیں میں نے
خورشید میں، قمر میں، تاروں کی انجمن میں
صوفی نے جس کو دل کے ظلمت کدہ میں پایا
شاعر نے جس کو دیکھا قدرت کے بانکپن میں
جس کی چمک ہے پیدا، جس کی مہک ہویدا
شبنم کے موتیوں میں، پھولوں کے پیرہن میں
صحرا کو ہے بسایا جس نے سکوت بن کر
ہنگامہ جس کے دم سے کاشانۂ چمن میں
ہر شے میں ہے نمایاں یوں تو جمال اس کا
آنکھوں میں ہے سلمیٰ! تیری کمال اس کا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

عاشقِ ہرجائی

(۱)

ہے عجب مجموعۂ اضداد اے اقبال! تو
رونقِ ہنگامۂ محفل بھی ہے، تنہا بھی ہے

تیرے ہنگاموں سے اے دیوانۂ رنگیں نوا!
زینتِ گلشن بھی ہے، آرائشِ صحرا بھی ہے

ہم نشیں تاروں کا ہے تو رفعتِ پرواز سے
اے زمیں فرسا، قدم تیرا فلک پیما بھی ہے

عینِ شغلِ مے میں پیشانی ہے تیری سجدہ ریز
کچھ ترے مسلک میں رنگِ مشربِ مینا بھی ہے

مثلِ بوئے گل لباسِ رنگ سے عریاں ہے تو
ہے تو حکمت آفریں، لیکن تجھے سودا بھی ہے

جانبِ منزل رواں بے نقشِ پا مانندِ موج
اور پھر افتادہ مثلِ ساحلِ دریا بھی ہے

حسنِ نسوانی ہے بجلی تیری فطرت کیلئے
پھر عجب یہ ہے کہ تیرا عشق بے پروا بھی ہے

تیری ہستی کا ہے آئینِ تفنن پہ مدار
تو کبھی ایک آستانے پہ جبیں فرسا بھی ہے

ہے حسینوں میں وفا ناآشنا تیرا خطاب
اے تلون کیش! تو مشہور بھی رسوا بھی ہے

لے کے آیا ہے جہاں میں عادتِ سیماب تو
تیری بیتابی کے صدقے، ہے عجب بیتاب تو

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

(۲)

عشق کی آشفتگی نے کر دیا صحرا جسے ۔۔۔ مشتِ خاک ایسی نہاں زیرِ قبا رکھتا ہوں میں

ہیں ہزاروں اس کے پہلو، رنگ ہر پہلو کا اور ۔۔۔ سینے میں ہیرا کوئی ترشا ہوا رکھتا ہوں میں

دل نہیں شاعر کا، ہے کیفیتوں کی رستخیز ۔۔۔ کیا خبر تجھکو درونِ سینہ کیا رکھتا ہوں میں

آرزو ہر کیفیت میں اک نئے جلوے کی ہے ۔۔۔ مضطرب ہوں، دل سکوں ناآشنا رکھتا ہوں میں

گو حسینِ تازہ ہے ہر لحظہ مقصودِ نظر ۔۔۔ حسن سے مضبوط پیمانِ وفا رکھتا ہوں میں

بے نیازی سے ہے پیدا میری فطرت کا نیاز ۔۔۔ سوز و سازِ جستجو مثلِ صبا رکھتا ہوں میں

موجبِ تسکیں تماشائے شرارِ جستۂ ۔۔۔ ہو نہیں سکتا، کہ دل برق آشنا رکھتا ہوں میں

ہر تقاضا عشق کی فطرت کا ہو جس سے خموش ۔۔۔ آہ! وہ کامل تجلی مدعا رکھتا ہوں میں

جستجو کُل کی لیے پھرتی ہے اجزا میں مجھے ۔۔۔ حسن بے پایاں ہے، دردِ لادوا رکھتا ہوں میں

زندگی الفت کی درد انجامیوں سے ہے مری ۔۔۔ عشق کو آزادِ دستورِ وفا رکھتا ہوں میں

سچ اگر پوچھے تو افلاسِ تخیل ہے وفا ۔۔۔ دل میں ہر دم اک نیا محشر بپا رکھتا ہوں میں

فیضِ ساقی شبنم آسا، ظرفِ دل دریا طلب ۔۔۔ تشنۂ دائم ہوں، آتش زیرِ پا رکھتا ہوں میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مجھکو پیدا کرکے اپنا نکتہ چیں پیدا کیا
نقش ہوں اپنے مصوّر سے گلا رکھتا ہوں میں

محفلِ ہستی میں جب ایسا تنک جلوہ تھا حسن
پھر تخیّل کس لئے لا انتہا رکھتا ہوں میں

در بیابانِ طلب پیوستہ می کوشیم ما
موجِ بحریم و شکستِ خویش بر دوشیم ما

کوششِ ناتمام

فرقتِ آفتاب میں کھاتی ہے پیچ و تاب صبح
چشمِ شفق ہے خوں فشاں اخترِ شام کے لئے

رہتی ہے قیسِ روز کو لیلیٰ شام کی ہوس
اخترِ صبح مضطرب تابِ دوام کے لئے

کہتا تھا قطبِ آسماں قافلۂ نجوم سے
ہمرہو میں ترس گیا لطفِ خرام کے لئے

سوتوں کو ندیوں کا شوق بحر کا ندیوں کو عشق
موجۂ بحر کو تپش ماہِ تمام کے لئے

حسنِ ازل کہ پردۂ لالہ و گل میں ہے نہاں
کہتے ہیں بیقرار ہے جلوۂ عام کے لئے

رازِ حیات پوچھ لے خضرِ خجستہ گام سے
زندہ ہر ایک چیز ہے کوششِ ناتمام سے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

نوائے غم

زندگانی ہے مری مثلِ ربابِ خاموش
جس کی ہر رنگ کے نغموں سے ہے لبریز آغوش
بربطِ کون و مکاں جس کی خموشی پہ نثار
جس کے ہر تار میں ہیں سینکڑوں نغموں کے مزار
محشرستانِ نوا کا ہے امیں جس کا سکوت
اور منت کشِ ہنگامہ نہیں جس کا سکوت

آہ! امیدِ محبت کی بر آئی نہ کبھی
چوٹ مضراب کی اس ساز نے کھائی نہ کبھی

مگر آتی ہے نسیمِ چمنِ طور کبھی
سمتِ گردوں سے ہوائے نفسِ حور کبھی
چھیڑ آہستہ سے دیتی ہے مرا تارِ حیات
جس سے ہوتی ہے رہا روحِ گرفتارِ حیات
نغمۂ یاس کی دھیمی سی صدا اٹھتی ہے
اشک کے قافلے کو بانگِ درا اٹھتی ہے

جس طرح رفعتِ شبنم ہے مذاقِ رم سے
میری فطرت کی بلندی ہے نوائے غم سے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

عشرتِ امروز

نہ مجھ سے کہہ کہ اجل ہے پیامِ عیش و سرور — نہ کھینچ نقشۂ کیفیتِ شرابِ طہور
فراقِ حور میں ہو غم سے ہمکنار نہ تو — پری کو شیشۂ الفاظ میں اتار نہ تو
مجھے فریفتۂ ساقیِ جمیل نہ کر — بیانِ حور نہ کر، ذکرِ سلسبیل نہ کر
مقامِ امن ہے جنت، مجھے کلام نہیں — شباب کے لئے موزوں ترا پیام نہیں
شباب آہ! کہاں تک امیدوار رہے! — وہ عیش، عیش نہیں جس کا انتظار رہے
وہ حسن کیا کہ جو محتاجِ چشمِ بینا ہو — نمود کے لئے منت پذیرِ فردا ہو

عجیب چیز ہے احساس زندگانی کا
عقیدہ "عشرتِ امروز" ہے جوانی کا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

انسان

قدرت کا عجیب یہ ستم ہے!

انسان کو راز جو بنایا
راز اس کی نگاہ سے چھپایا
بیتاب ہے ذوقِ آگہی کا
کھلتا نہیں بھید زندگی کا

حیرت آغاز و انتہا ہے
آئینے کے گھر میں اور کیا ہے؟

ہے گرمِ خرام موجِ دریا
دریا سوئے بحر جادہ پیما
بادل کو ہوا اڑا رہی ہے
شانوں پہ اٹھائے لا رہی ہے
تارے مستِ شرابِ تقدیر
زندانِ فلک میں پا بہ زنجیر
خورشید، وہ عابدِ سحر خیز
لانے والا پیامِ "برخیز"
مغرب کی پہاڑیوں میں چھپ کر
پیتا ہے مئے شفق کا ساغر
لذت گیرِ وجودِ ہر شے
سرمستِ مئے نمودِ ہر شے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

کوئی نہیں غمگسارِ انساں!
کیا تلخ ہے روزگارِ انساں!

جلوۂ حسن

جلوۂ حسن کہ ہے جس سے تمنا بیتاب
پالتا ہے جسے آغوشِ تخیل میں شباب

ابدی بنتا ہے یہ عالمِ فانی جس سے
ایک افسانۂ رنگیں ہے جوانی جس سے

جو سکھاتا ہے ہمیں سر بہ گریباں ہونا
منظرِ عالمِ حاضر سے گریزاں ہونا

دور ہو جاتی ہے ادراک کی خامی جس سے
عقل کرتی تاثر کی غلامی جس سے

آہ! موجود بھی وہ حسن کہیں ہے کہ نہیں؟
خاتمِ دہر میں یا رب وہ نگیں ہے کہ نہیں؟

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

ایک شام

(دریائے نیکر (ہائیڈل برگ) کے کنارے پر)

خاموش ہے چاندنی قمر کی
شاخیں ہیں خموش ہر شجر کی

وادی کے نوا فروش خاموش
کہسار کے سبز پوش خاموش

فطرت بیہوش ہو گئی ہے
آغوش میں شب کے سو گئی ہے

کچھ ایسا سکوت کا فسوں ہے
نیکر کا خرام بھی سکوں ہے

تاروں کا خموش کارواں ہے
یہ قافلہ بے درا رواں ہے

خاموش ہیں کوہ و دشت و دریا
قدرت ہے مراقبے میں گویا

اے دل! تو بھی خموش ہو جا
آغوش میں غم کو لیکے سو جا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تنہائی

تنہائی شب میں ہے حزیں کیا؟
انجم نہیں تیرے ہمنشیں کیا؟
یہ رفعتِ آسمانِ خاموش
خوابیدہ زمیں، جہانِ خاموش
یہ چاند، یہ دشت و در، یہ کہسار
فطرت ہے تمام نسترن زار
موتی خوش رنگ، پیارے پیارے
یعنی، ترے آنسوؤں کے تارے
کس شے کی تجھے ہوس ہے اے دل!
قدرت تری ہم نفس ہے اے دل!

پیامِ عشق

سُن اے طلبگارِ دردِ پہلو! میں ناز ہوں تو نیاز ہو جا
میں غزنوی سومناتِ دل کا ہوں تو سراپا ایاز ہو جا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

نہیں ہے وابستہ زیرِ گردوں کمالِ شانِ سکندری سے
تمام ساماں ہے تیرے سینے میں تو بھی آئینہ ساز ہو جا

غرض ہے پیکارِ زندگی سے کمال پائے ہلال تیرا
جہاں کا فرضِ قدیم ہے تو، ادا مثالِ نماز ہو جا

نہ ہو قناعت شعار گلچیں! اسی سے قائم ہے شان تیری
وفورِ گل ہے اگر چمن میں، تو اور دامن دراز ہو جا

گئے وہ ایام، اب زمانہ نہیں ہے صحرانوردیوں کا
جہاں میں مانندِ شمع سوزاں میانِ محفل گداز ہو جا

وجود افراد کا مجازی ہے، ہستیِ قوم ہے حقیقی
فدا ہو ملت پہ، یعنی آتش زنِ طلسمِ مجاز ہو جا

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبال آذری کر رہے ہیں گویا
بچا کے دامن بتوں سے اپنا غبارِ راہِ حجاز ہو جا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

فراق

تلاشِ گوشۂ عزلت میں پھر رہا ہوں میں
یہاں پہاڑ کے دامن میں آ چھپا ہوں میں
شکستہ گیت میں چشموں کے دلبری ہے کمال
دعائے طفلکِ گفتار آزما کی مثال
ہے تختِ لعلِ شفق پہ جلوسِ اخترِ شام
بہشتِ دیدۂ بینا ہے حسنِ منظرِ شام
سکوتِ شام جدائی ہوا بہانہ مجھے
کسی کی یاد نے سکھلا دیا ترانہ مجھے
یہ کیفیت ہے مری جانِ ناشکیبا کی!
مری مثال ہے طفلِ صغیرِ تنہا کی
اندھیری رات میں کرتا ہے وہ سرود آغاز
صدا کو اپنی سمجھتا ہے غیر کی آواز
یونہی میں دل کو پیامِ شکیب دیتا ہوں
شبِ فراق کو گویا فریب دیتا ہوں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

عبدالقادر کے نام

اٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا افقِ خاور پہ
بزم میں شعلہ نوائی سے اجالا کر دیں

ایک فریاد ہے مانندِ سپند اپنی بساط
اسی ہنگامے سے محفل تہ و بالا کر دیں

اہلِ محفل کو دکھا دیں اثرِ صیقلِ عشق
سنگِ امروز کو آئینۂ فردا کر دیں

جلوۂ یوسفِ گم گشتہ دکھا کر ان کو
تپش آمادہ تر از خونِ زلیخا کر دیں

اس چمن کو سبق آئینِ نمو کا دے کر
قطرۂ شبنمِ بے مایہ کو دریا کر دیں

رختِ جاں بتکدۂ چیں سے اٹھا لیں اپنا
سب کو محوِ رخِ سعدیٰ و سلیمیٰ کر دیں

دیکھ! یثرب میں ہوا ناقۂ لیلےٰ بیکار
قیس کو آرزوئے نو سے شناسا کر دیں

بادہ دیرینہ ہو اور گرم ہو ایسا کہ گداز
جگرِ شیشہ و پیمانہ و مینا کر دیں

گرم رکھتا تھا ہمیں سردیِ مغرب میں جو داغ
چیر کر سینہ اسے وقفِ تماشا کر دیں

شمع کی طرح جئیں بزم گہِ عالم میں
خود جلیں، دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

"ہر چہ در دل گذرد وقفِ زباں دارد شمع
سوختن نیست خیالے کہ نہاں دارد شمع"

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

صقلیہ

(جزیرۂ سسلی)

رو لے اب دل کھول کر اے دیدۂ خوننابہ بار!
وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار!

تھا یہاں ہنگامہ ان صحرا نشینوں کا کبھی
بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی

زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے
بجلیوں کے آشیانے جن کی تلواروں میں تھے

اک جہانِ تازہ کا پیغام تھا جن کا ظہور
کھا گئی عصرِ کہن کو جن کی تیغِ ناصبور

مردہ عالم زندہ جن کی شورشِ قم سے ہوا
آدمی آزاد زنجیرِ توہّم سے ہوا

غلغلوں سے جس کے لذت گیر اب تک گوش ہے
کیا وہ تکبیر اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہے؟

آہ! اے سسلی! سمندر کی ہے تجھ سے آبرو
رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تو

زیب تیرے خال سے رخسارِ دریا کو رہے
تیری شمعوں سے تسلی بحر پیما کو رہے

ہو سبک چشمِ مسافر پر ترا منظر مدام
موج رقصاں تیرے ساحل کی چٹانوں پر مدام

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تو کبھی اس قوم کی تہذیب کا گہوارہ تھا
حسنِ عالم سوز جس کا آتشِ نظارہ تھا

نالہ کش شیراز کا بلبل ہوا بغداد پر
داغ رویا خون کے آنسو جہان آباد پر
آسماں نے دولتِ غرناطہ جب برباد کی
ابنِ بدروں کے دلِ ناشاد نے فریاد کی

غم نصیبِ اقبال کو بخشا گیا ماتم ترا
چن لیا تقدیر نے وہ دل کہ تھا محرم ترا

ہے ترے آثار میں پوشیدہ کس کی داستاں؟
تیرے ساحل کی خموشی میں ہے اندازِ بیاں
درد اپنا مجھ سے کہہ، میں بھی سراپا درد ہوں
جس کی تو منزل تھا، میں اس کارواں کی گرد ہوں
رنگ تصویرِ کہن میں بھر کے دکھلا دے مجھے
قصہ ایامِ سلف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے

میں ترا تحفہ سوئے ہندوستاں لے جاؤں گا
خود یہاں روتا ہوں، اوروں کو وہاں رلواؤں گا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

غزلیات

زندگی انساں کی اک دم کے سوا کچھ بھی نہیں
دم ہوا کی موج ہے، رم کے سوا کچھ بھی نہیں

گل تبسم کہہ رہا تھا زندگانی کو، مگر
شمع بولی گریۂ غم کے سوا کچھ بھی نہیں!

رازِ ہستی راز ہے جب تک کوئی محرم نہ ہو
کھل گیا جس دم، تو محرم کے سوا کچھ بھی نہیں!

زائرانِ کعبہ سے اقبال یہ پوچھے کوئی
کیا حرم کا تحفہ زمزم کے سوا کچھ بھی نہیں؟

الٰہی عقلِ خجستہ پے کو ذرا سی دیوانگی سکھا دے
اسے ہے سودائے بخیہ کاری، مجھے سر پیرہن نہیں ہے

ملا محبت کا سوز مجھ کو، تو بولے صبحِ ازل فرشتے
مثالِ شمعِ مزار ہے تو، تری کوئی انجمن نہیں ہے

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

یہاں کہاں ہم نفس میسّر، یہ دیس نا آشنا ہے اے دل!
وہ چیز تو مانگتا ہے مجھ سے کہ زیرِ چرخِ کہن نہیں ہے
نرالا سارے جہاں سے اس کو عرب کے معمار نے بنایا
بنا ہمارے حصارِ ملت کی اتحادِ وطن نہیں ہے
کہاں کا آنا، کہاں کا جانا، فریب ہے امتیازِ عقبیٰ
نمود ہر شے میں ہے ہماری، کہیں ہمارا وطن نہیں ہے
مدیرِ مخزن سے کوئی اقبال جا کے میرا پیام کہہ دے
جو کام کچھ کر رہی ہیں قومیں، انہیں مذاقِ سخن نہیں ہے

زمانہ دیکھے گا جب مرے دل سے محشر اٹھے گا گفتگو کا
مری خموشی نہیں ہے، گویا مزار ہے حرفِ آرزو کا
جو موجِ دریا لگی یہ کہنے سفر سے قائم ہے شان میری
گہر یہ بولا صدف نشینی ہے مجھ کو سامانِ آبرو کا!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

نہ ہو طبیعت ہی جن کی قابل وہ تربیت سے نہیں سنورتے
ہوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکس سروِ کنارِ جو کا

کوئی دل ایسا نظر نہ آیا، نہ جس میں خوابیدہ ہو تمنّا
الٰہی تیرا جہان کیا ہے! نگار خانہ ہے آرزو کا!

کھلا یہ مر کر کہ زندگی اپنی تھی طلسمِ ہوس سراپا
جسے سمجھتے تھے جسمِ خاکی، غبار تھا کوئے آرزو کا

اگر کوئی شے نہیں ہے پنہاں تو کیوں سراپا تلاش ہوں میں
نگہ کو نظارے کی تمنا ہے، دل کو سودا ہے جستجو کا

چمن میں گلچیں سے غنچہ کہتا تھا، اتنا بیدرد کیوں ہے انساں؟
تری نگاہوں میں ہے تبسم شکستہ ہونا مرے سبو کا

ریاضِ ہستی کے ذرّے ذرّے سے ہے محبت کا جلوہ پیدا
حقیقتِ گُل کو تو جو سمجھے تو یہ بھی پیماں ہے رنگ و بو کا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تمام مضمون مرے پرانے، کلام میرا خطا سراپا
ہنر کوئی دیکھتا ہے مجھ میں تو عیب ہے میرے عیب جو کا

سپاس شرطِ ادب ہے ورنہ کرم ترا ہے ستم سے بڑھ کر
ذرا سا اک دل دیا ہے وہ بھی فریب خوردہ ہے آرزو کا

کمالِ وحدت عیاں ہے ایسا کہ نوکِ نشتر سے تو جو چھیڑے
یقیں ہے مجھکو گرے رگِ گل سے قطرہ انساں کے لہو کا

گیا ہے تقلید کا زمانہ، مجاز رختِ سفر اٹھائے!
ہوئی حقیقت ہی جب نمایاں تو کس کو یارا ہے گفتگو کا

جو گھر سے اقبال دور ہوں میں تو ہوں نہ محزوں عزیز میرے
مثالِ گوہر وطن کی فرقت کمال ہے میری آبرو کا

چمک تیری عیاں بجلی میں، آتش میں، شرارے میں
جھلک تیری ہویدا چاند میں، سورج میں، تارے میں

لندی آسمانوں میں، زمینوں میں تری پستی
روانی بحر میں، افتادگی تیری کنارے میں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

شریعت کیوں گریباں گیر ہو ذوقِ تکلم کی
چھپا جاتا ہوں اپنے دل کا مطلب استعارے کی

جو ہے بیدار انساں میں وہ گہری نیند سوتا ہے
شجر میں پھول میں حیواں میں پتھر میں ستارے میں

مجھے پھونکا ہے سوزِ قطرۂ اشکِ محبت نے
غضب کی آگ تھی پانی کے چھوٹے سے شرارے میں

نہیں جنسِ ثوابِ آخرت کی آرزو مجھ کو!
وہ سوداگر ہوں میں نے نفع دیکھا ہے خسارے میں

سکوں نا آشنا رہنا اسے سامانِ ہستی ہے
تڑپ کس دل کی یارب چھپ کے آ بیٹھی ہے پارے میں

صدائے لن ترانی سن کے اے اقبال میں چپ ہوں
تقاضوں کی کہاں طاقت ہے مجھ فرقت کے مارے میں

یوں تو اے بزمِ جہاں! دلکش تھے ہنگامے ترے
اک ذرا افسردگی تیرے تماشاؤں میں تھی

پا گئی آسودگی کوئے محبت میں وہ خاک
مدتوں آوارہ جو حکمت کے صحراؤں میں تھی

کس قدر اے مے! تجھے رسمِ حجاب آئی پسند
پردۂ انگور سے نکلی تو میناؤں میں تھی

حسن کی تاثیر پہ غالب نہ آ سکتا تھا علم
اتنی نادانی جہاں کے سارے داناؤں میں تھی

میں نے اے اقبال! یورپ میں اسے ڈھونڈا عبث
بات جو ہندوستان کے سیماؤں میں تھی

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مثالِ پرتوِ مے طوفِ جام کرتے ہیں
یہی نماز ادا صبح و شام کرتے ہیں!

خصوصیت نہیں کچھ اس میں اے کلیم تری
شجر حجر بھی خدا سے کلام کرتے ہیں!

نیا جہاں کوئی اے شمع! ڈھونڈیے کہ یہاں
ستم کشِ تپشِ ناتمام کرتے ہیں!

بھلی ہے ہم نفسو! اس چمن میں خاموشی
کہ خوشنواؤں کو پابندِ دام کرتے ہیں!

غرض نشاط ہے شغلِ شراب سے جن کی
حلال چیز کو گویا حرام کرتے ہیں!

بھلا نبھے گی تری ہم سے کیونکر اے واعظ!
کہ ہم تو رسمِ محبت کو عام کرتے ہیں!

الٰہی سحر ہے پیرانِ خرقہ پوش میں کیا!
کہ اک نظر سے جوانوں کو رام کرتے ہیں

میں ان کی محفلِ عشرت سے کانپ جاتا ہوں
جو گھر کو پھونک کے دنیا میں نام کرتے ہیں!

ہرے رہو وطنِ مازنی کے میدانو!
جہاز پر سے تمھیں ہم سلام کرتے ہیں

جو بے نماز کبھی پڑھتے ہیں نماز اقبال
بلا کے دیر سے مجھکو امام کرتے ہیں

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا، عام دیدارِ یار ہوگا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا

گذر گیا اب وہ دور ساقی کہ چھپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہاں میخانہ، ہر کوئی بادہ خوار ہوگا

کبھی جو آوارۂ جنوں تھے، وہ بستیوں میں پھر آ بسیں گے
برہنہ پائی وہی رہے گی، مگر نیا خارزار ہوگا!

سنا دیا گوشِ منتظر کو حجاز کی خامشی نے آخر
جو عہد صحرائیوں سے باندھا گیا تھا پھر استوار ہوگا

کیا مرا تذکرہ جو ساقی نے بادہ خواروں کی انجمن میں
تو پیرِ میخانہ سن کے کہنے لگا کہ منہ پھٹ ہے خوار ہوگا

دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دکاں نہیں ہے!
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زرِ کم عیار ہوگا!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کریگی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپائیدار ہوگا

سفینۂ برگِ گل بنالے گا قافلہ مورِ ناتواں کا
ہزار موجوں کی ہو کشاکش، مگر یہ دریا سے پار ہوگا

چمن میں لالہ دکھاتا پھرتا ہے داغ اپنا کلی کلی کو
یہ جانتا ہے کہ اس دکھاوے سے دل جلوں میں شمار ہوگا

جو ایک لحقالے نگاہ! تو نے ہزار کر کے ہمیں دکھایا
یہی اگر کیفیت ہے تیری تو پھر کسے اعتبار ہوگا

کہا جو قمری سے میں نے اک دن یہاں کے آزاد پاگل ہیں!
تو غنچے کہنے لگے، ہمارے چمن کا یہ رازدار ہوگا!

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

یہ رسمِ بزمِ فنا ہے اے دل! گناہ ہے جنبشِ نظر بھی
رہے گی کیا آبرو ہماری جو تو یہاں بیقرار ہوگا

میں ظلمتِ شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو
شرر فشاں ہوگی آہ میری، نفس مرا شعلہ بار ہوگا

نہیں ہے غیر از نمود کچھ بھی جو مدعا تیری زندگی کا
تو اک نفس میں جہاں سے مٹنا تجھے مثالِ شرار ہوگا

نہ پوچھ اقبال کا ٹھکانا، ابھی وہی کیفیت ہے اسکی
کہیں سرِ راہگذر بیٹھا ستم کشِ انتظار ہوگا!

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

(۳)

حصّہ سوم

سنہ ۱۹۰۸ء ....

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

Digitized By eGangotri

Collection Of Late Abdul Haq Burq Srinagar.

Digitized By eGangotri